یا فتاح

بسم الله الرحمن الرحیم

ہر طرف ہے حسرت جاناں — مطلع خورشید و قمر جب ہاں ہوا

تیرے جلوہ سے ہی یہ ارض لدنّ کا — مہر سے تا ذرہ تیرے نور سے رخشاں ہوا

شکل سے ہے تیری ہوا ہو تجلی ہے ترا — صورت آئینہ از سر تا بپا حیراں ہوا

خاک کی صورت ہے جو چہرے پر تری اشتہار — گرچہ تھا ذرہ مثال مہر تاباں ہوا

جب کیا تیری نگاہ قہر نے اظہار گرم — رو دیا شبنم ذرا سی گل بھی خنداں ہوا

شان تھا ایسی تیری [illegible] — رشک سے تیری جبیں کے مہر حیراں ہوا

نالہ اوس کا عمر گاہ سے بلند ہوا جو کوئی عاشق کا تیری بلبل نالاں ہوا

کشتیٔ حق کو ترے ہی حکم نے بخشی ہے رواں
جیتی ہے وہ جو ترے ایمان پہ قرباں ہوا

کیونکہ ہو تیرہ و تار یہ جادہ کی چمک ایک

حال تیرا ہے یہ نیساں وقف ہوا

کیا وصف بیاں ہو تری شان نبوت کا
ممدوحِ خدا ہی ہے تری ثنا کا بیاں

دستورِ عمل ہے تری زبانِ اعجاز نما
کشاف بیاں ہے تری اسرارِ الٰہی

وہ عدل زمانہ میں ہے تیرا ہی نظام
جو کرتا ہے نگہبانی مظلوموں کی جور سے

جس جا پہ پہونچ سکا نہ عرشِ تقدس مآب
وہ رتبہ عطا ہے ترے نقشِ قدم کو

تو جس سے ہے انجم افلاک کی ہستی
منتہی ہوئی جب شمع تیری نور کا

کامل ہی وساطت تیری سے رب الٰہی
جلوہ ہے ترے دامنِ اسرار قدم کا

ہے تجھ سے علم کے گلستاں کی ہستی
تو مہر ہے جو چرخِ نبوت کا تو ہے

وہ حسن کیا ہوا ترے رخ کی قمر کا
جنت کا نہ طالب ہی زرہ باغِ ارم کا

[illegible]

[illegible]

آنکھ [illegible]

[illegible]

[illegible] / [illegible] لب [illegible]

[illegible] وحشت [illegible] / کہ اسکی خاک سرمہ ہے [illegible]

تجلی نے کیا مخلوق اور یہ شرف ہے انجمن آرا / اسی ہے مرکز عالم کا کوچہ جانانہ کا

فضائے لامکاں [illegible] / دہان اسمیں [illegible] غبار آلود

خیال [illegible] / ذرا تاریکی تربت [illegible]

گماں ہے خال [illegible] / سہا کا مشتری کا مہر کا ماہ [illegible]

غزل اک اور بھی [illegible]

کہ جس [illegible]

نه بهاو [illegible] ماهیه [illegible] شاخ خوبانه . کندلکا چهره کرده [illegible] آفرینه

[illegible] هواکاه [illegible] عیشه ببر . سرابسر مهر تابان کبی [illegible] بیلکا

[illegible] آندن لبی آندن قطع [illegible] ایلکا

[illegible] . خلاف وعده قیلماق آدم

همیشه حلق نعمتی کیم محرومی . آندن انسان [illegible] رشته [illegible]

نیچون دو شاه خوبان مملکت لوکام فرمود . سسک وضعی [illegible]

[illegible] مروت [illegible] ایشیا . هوا [illegible] عشق [illegible]

اکر [illegible] سلطان [illegible] . خیر کبیران [illegible]

اکر [illegible] دنیاده [illegible] جهانگیر

دو [illegible] دستور [illegible] الطاف [illegible]

نظر [illegible] . زشام [illegible]

[illegible] . [illegible] بندگی [illegible] جان

[illegible]

چمن ابھی سے ار رفتہ کو جپ میری [illegible] کا
کروں [illegible]

[illegible] سب بجز غنچہ [illegible] کا
[illegible]

جنون وحشت [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
ہیں فانوس خیالی [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
پھر سے خواب سیر دو جہاں ہو [illegible]

تو وحشی کی طرح جا بجا پھری [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] کہاں آج [illegible] — کہ [illegible]

[illegible] — [illegible]

کیا [illegible] — وہ [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — خدا [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

جہانگیر کی تخت نشینی اور [illegible]

واہ [illegible] جہانگیر کا

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

پھر یہاں قول نہ ہوتا جو بہ عہد حشر نہ ہوتا
وقت قتل کے سخی کا جو تھا تا کو یہ ہوتا

اے دل آیا تو وہاں مجھ کو یہاں تک دل تنگ
بس نہ پایا اب کو فرصت پیدا ہوتا

پھر گیا آگے جو شب اور تیری تیغ
بخت تیرا جو ہوتا میرا لگا کسی جو ہوتا

عکس تیری نہ لب پیاس ہے حیوان
ہائے کو ہر کا اثر یا سب سے پیدا ہوتا

نور بخشے گی یہ اور لب آب حیات
دیدہ رشید کی یک دیدہ جو پیدا ہوتا

اور کو جس عہد نے تیری رکھا
وہ سر کا ش تو مصحف کو حوض نکلتا

خلعت تیری کہتی یہ اپنا وہ تاک
جامہ کو شرع کی عوض سا ہوتا

خشک رہتی جو میری دیدہ تر
خوف سوز کی سے یہ پارہ ہوتا

ایک پل شدت گریہ سے
ورنہ رونے کا رقم ہوتا

تیرا دیوان بھی ہر یک تیرا
کشف مصحف میں تجھ کو یہ ہوتا

قتل اس شان سے ہوا تو ہے تیغ خلق
کیونکہ اس شان کا عیسیٰ سر ہوتا

۹۷

۱۲

بوسہ لیا خواب میں بلکہ غنچہ دہن کا … شرما گون میں ہے عالم میری نگاہ کا

جس طرح بحال نظارہ کہیں باغ ارم میں … لب بھی تو یہ عالم ہی میری نگاہ کا

کاتی ہی دو پٹہ کی مہندی پان بیرلیان … دل کیون نہ ہو مفتون تیری نگاہ کا

جون غنچہ ہی ہر لحظہ اوسی اور تنگ … ہو بن ہی پیا جوشن چہ اوس تنگ کا

بن کروہ بگولا سا پھری نالہ قیس … ملی کا ہن قیس کو رستہ تیری گلی کا

ہی چادر مہتاب بھی پھیکی جلوہ … ہی رنگ ہوا انکھون میں شرم و حیا کا

ہو باف تیری کا کل مشکین کا جو شیخ … دل خون نہ کیون رشک سے ہو مشک ختن کا

جہوٹی ہوی مہندی جو تیری پانون کی نالی … ہوتا ہی تدارک ابھی بیمار دل کی جلن کا

وعدہ تو منہ پر یہ میرا جیسے ہوا تھا تا … تھا جو تیری نہ عاشق ہون ہی غنچہ دہن کا

معشوق کریہ تماشہ ہی ہو وعدہ خلافی … ہوش دیکھنے والے میں نہیں تجھی وعدہ شکن کا

لو وہ خون ہی خلش خار کا لشکر … ہر آبلہ میں رنگ ہی گلنار چمن کا

شگفت نہ جنگ میں ہو وعدہ بیرا ہوا کر … بیا بالا سحر

ہی تجھ میں سجا رنگ عروسان چمن کا

یہاں ہجر میں مجھ درد زار نے دکھایا کہ کانوں نے جو سنتی تھی سو اس دل نے دکھایا

مجنوں کا اوٹھا پردہ آتی ابد بہر اور راہ
لیکن نہ لیلی صاحب محمل نے دکھایا

ہم رو بیری دیکھ چکے تھے پاس اثر عشق
کر دکھی جو نالہ مہ کامل نے دکھایا

وابستہ ہوئی ہم نہ کھلا زلف کا عقدہ
کیا ہیچ اب اس عقدۂ مشکل نے دکھایا

بیٹھے کو ہوا زخم جگر سے مرے بسمل
جب زخم جگر اب کی بسمل نے دکھایا

جوں ریگ رواں شعلہ تماشائی تھا ہم
موتی ہمکو نہ آسایش منزل نے دکھایا

کب اہل سخاوت سے کیا مفلسی نے سر پر تاش
ہم سے بھی لب خشک جو ساحل نے دکھایا

ہند ابھوت یہ دیکھا ہم تھے اور سینہ کا حلوا
عنک کی طرح سیر دہ حبابل نے دکھایا

او سن زلف کی تاثیر سے الہو بہت نوشتہ
سامان الم اشک کی محفل نے دکھایا

دو لعہ یہ حال ہمیں سنانے تجلی ہم [illegible]
دیوان نہ پہرتا ہے وغا قاتل نے دکھایا

احوال جگر سو جو اس دل نے دکھایا
مجنوں لوٹا سو یہ اپنا غم دل نے دکھایا

داغ اوس شخص جگر سوز کا جب دل نے دکھایا
پھر نور نہ اپنا مہ کامل نے دکھایا

اے تیغ تیری جا وہ میدان شہادت
رستہ جو خضر اوسے مرشد کامل نے دکھایا

افسانہ سمجھ کر وہ ابھی سکی ہی سوتا
آرام اسے شور سلاسل نے دکھایا

کہتا تھا ابھی قیس مسیری رہ فنا ہے
کھوئی ہوئی ہم لیلی عاقل نے دکھایا

اتنا جو نہ تھا جہاں تو مجھی کہہ دیتا ہوتا
رستہ مجھی کیوں خضر محمل نے دکھایا

گرداب اجل زخم جگر سے تیغ کی نزدیک
پھر اب لقا خنجر قاتل نے دکھایا

اب زخم جگر سینہ ابی تیز اب لقا عاشق کا
تو زیست کا مرض سما اپنا بسمل نے دکھایا

کل شمع نے جو گھر کا لو دہ عشق سے سب کی
مونہہ اپنا نہ پھر عاشق بیدل نے دکھایا

اوس کا نہ ملی جو فرقت یارین سنبل کا نالہ
غنچوں کو نہ مونہہ اپنا رعنا دل نے دکھایا

ہے جلوہ شب وہ شناب جام شہر اب تھا
گردش سے بجا چشم کی عالم خراب تھا

رونے سے میری ہوتا طوفان کیوں تہیا
آنسو قطرہ شبنم کا میری رشک سحاب تھا

تمام شد

تھا نہ کرنے ہی عشق مشکلوں کا رات / سفر منزل کی [illegible] پانی [illegible] نکالتا تھا

نام خدا ہیں وہ در دندان بہیہ آبدار / گوہر صدف میں جسکی ندامت سے آب تھا

تیری ہی تیغ کا نشان قدم پہ سنبہالتی / توسن تری عمر کا اتنا شتاب تھا

تحقیق جب کیا تو نہ تہا کچھ سوائی ہم / کثرت جہان بہی وہ واقعی موج سراب تہا

کنگہی کرتا جو عنبریں وہ ناب زلف یار / سنبل کی طرح دل کو یہاں پیچ و تاب تہا

جون خار دلمیں [illegible] تہی مژہ یار کی خلش / فرقت میں اوسکی سانس لینا بہی عذاب تہا

وہ یار جانتا ہی میری جی کا [illegible] / اپنے جگر کا [illegible] میرا غوث صواب تہا

اوسکا خیال تہا دراحت شب ہجر کی / اپنے نور عکس سے یہاں فرش ماہتاب تھا

ملن وصل میں وہ کرتا تہا غدر ہجر کا / شکوہ نہیں تہی دہر کا یہ انقلاب تہا

فرصت نہ دی زمانہ نے پانی کی آب بہی / لایا تہا پانی سے ہی بہت تشنہ لب تہا

ہمدم علی کا عشق میں [illegible] الشہدا سے تہا ہمیں / مقتول الفت خلف بوتراب تہا

دوسری غزل سنا دو اسی طرح ایک اور
سالق تمہاری شعر کا ہر شخص دلشاد تھا

جلوہ نما جو بام پہ وہ بے حجاب تھا
مثل سہا و لیل و خورشید آفتاب تھا

سب تھی جوان صبح مبارک سا تھا
سمجھا سواد مو کو کہ رنگ حجاب تھا

خیرہ تھی چشم اپنی وہ لی حجاب تھا
افراط نور یار کی رخ کا نقاب تھا

کیا رشک صاحب جنت خوشبوی عطر تھی
یعنی پسینا یار کا عطر گلاب تھا

حسن نے بیمکن کر دیا مجھی
شور فراق یار سے دل جو کباب تھا

دامن میں تھی بہار گلستان ہمخوان
آنکھوں سے میں جو روان خون ناب تھا

اونچی جگہ اری بیر مرغ نامہ بر
مجھ پاس کیا ہی میری جو خط کا جواب تھا

تھی چاندنی سی فوق تیری کیا جا بجا ملا
پاپوش کا ستارہ تیری ماہتاب تھا

لب تیری رنگ کی آگی نسرین کا بھی داغ سا
کہتی ہیں لوگ ایکی بھی اقتضا تھا

پھر تو دیکھی

جو تو فلک سے چھپ رہا تھا وہ کس عشاق — روشن لبان قمقمہ سحر جیسا تھا

مارتی ہے عقل گنبد میری لیتی ناحق — اڑتی تھی یاں غبیری تیر سے ہر جا تھا

دل کو تو لی میری تو دیا جی پہ حشاں — غرور یک یار سے ہی رقی زنجحا تھا

غایب ہوا نہ دیدہ غلط سے ای کتب — حیرت فراق سے حق ہی میرا مصور تھا

غصہ کو بولی کی وہ کی تم لیا سب — شب میری حال بر چھوڑ دو غصہ تھا

مگن کھاتی گالیاں میں جی جی جھیلا کر — کرتا شمار ایک جو ہیں لیا حساب تھا

مخدوم ہوا کھا خلد میں غلمان حور کا — میں نے خادم جناب رسالت مآب تھا

غزل یک اور نشیدہ ترکیب ھلم

اس کا سر زیاب سمندر تو جام شراب تھا

عشق روسی چاہ میں تو اپنا ایں تھا — جلوہ چاہ دفن ان کے تھا

جو سمایا دل میں سب وہ غیرت مہتاب تھا — داغ روشن تھا

اجنبی ناواقف و بیگانہ اب ہوگئی وہ / محرم راز دلی آگے میرا القا تھا

بال و پر جب کہ جھاڑا اس نے پر لیا اپنے گو / جو اور اقطار و ہا نسبت کہ یک تنہا بار سا

جیب کر آنکھوں سے ہو کر خواہ رشتہ یا ٹیا / اشک تھا مرجان یہ جیب گوہر نایاب سا

اوسکی کتنی کتان کی بہت گیا خشم / مرہم زنگار کو پایہ یہ مہتاب تھا

کہہ نظر یہی میری سے سرگاہ روئے یار پر / جو کہی یاں سے میری زانو سیر رہ تو خواب تھا

پارہ پارہ ہوگئی آہ آتشیں سے اور کیا / کا سے خنجر میری کیا کا سے سماں تھا

غارت اہل حسن سے سکنائی ہوگئی / کو ادا ہیت اس سے کہتا دنیا میں محو خواب تھا

ساقی ما تھلیا ہوں منزل اسکی کہ اور / کب کتا رستہ میں میری سناتے تو اسپ تھا

روشنی میں شرم سے لگ گئی جمع ہوئی سی جیا / پی لکلف ہی کو کیا یاد دل بیتاب تھا

واری محروم کہ میری ادا اوسکی وہاں / پی حجابانہ میں حجاب جلوہ مہتاب تھا

اب بدل کر قافیہ لکھ اور بھی اے میر غزل

اسکے مدت سے بھی عالم تماشا رواں تھا

جلوہ آرا جو نہی

جلوہ آرا باغ میں وہ غیرت شمشاد تھا — چون بگولا اپنی شکل قمری جو سرو آزاد تھا

اوسکی جھڑکی سے ہمارے جی ہوسکی منت عزیز — ہوں مقید خانۂ باطن جو کشتۂ فولاد تھا

ملتفت چشم غزالان حلقۂ ناقہ سے تھا — قیس وحشی کی نہیں صحرا میں یک صیاد تھا

پیرو کا کب نامہ اپنی تکتا ہے تیشہ — بات حسن یار کو یا ... فرہاد تھا

اوس نے اخلاق کو اور کہتے مسیحا کا جلد — قاتل عیسی مریم نہیں تھا جلاد

میری خون گرم کی لگتی ہی نہ تھا اوکی ہوا — سینہ شعلہ تھا کردن ... جلاد تھا

زلف کی سودی میں تھا دیوان سودا کا شغل — عشق میں ... تھا

دیکھ کر جا ... اوسکی مرغ دل — کیوں نہ بیٹھا سر پہ ... جو ... تھا

قید اپنا تھا عاشقوں کا ... — ... جانا ... اپنا کا

ملتی میری کہانی جو ... — تیر اوہ اندازیکہ ... تھا

دیکھ کر حسن جنت مانی بھی چین   کیسی ہزاری سر کرتا سو حیران تو

تھا انسان سی یا ہر مردمان خرم کو   انکی وا تجلی سی یا خوف نالہ و فریاد

تعبہ شادی کوی سمجھا کوی تھا نوبت لگیا   مثل پیا لسی سپر مسبری یک عمر ماندہ تنہا

کیجیہ عالم سپر کیلا ہر زمین سرا رکھو سرور   بہر سمجھا کوی جو جس شادی بنا دو تنہا

دشت کو جا کر جو یکہ بنا تعمیر کر وہاں محمل   کو دیکھی جیب لی جیہ مردمان غصہ بر تلو تنہا

گر حباب بحر کا خبر ہا وہ ہیں ہیں   کیا لی جہا کیہ لی ہیں بہی تو یک او اسپا تھا

اتی گرشن فی نام او سکا ساقی حلقہ بلب

کہ عروس دہر کا دولھا آیا جو ابلو تہنا نا

کتنا بیچ حسن او دس

تصویر میں جو خندہ یار تھا — گو روتی سی ہر بلبل سرو کا تھا

جھی کیوں نہ سنبل میری تقدیر پہ — تیری زلف کا جو گرفتار تھا

میرے یار سے رقیبوں کا تھا — تبھی اس قدر یار سے اغیار تھا

بھی یہ عالم کی منقار نے — لی نام تھا ہم نے جو تو تلوار تھا

اب یک شمع کی سی میری زبان — کبھی دل کا میں مختار تھا

تھا نوک مژہ پہ میری جیسے لعل — کہ منصور تھا وہ سردار تھا

کرتی چشم میں کون حسن نگاہ — تو پی تو دیکھی وہ سرشار تھا

تعجب کچھ یہ شیر ناکی پہ دیکھا — وہ اپنا تھا غیر کی رفتار تھا

اب ویسی وہ یک جان قیس جی — کہ گویا قدیم اوا کا یار تھا

غزل اے بیرہ جی بنیاد بہار ودولہ

نکہ وہ کہاں سے ہیں مشتاق اشعار تھا

کس نا بیچ وال دوست بنی تیر قا اور الجھا
ناصح میرا دل اس تسبیح تقریر قا اور الجھا

دل سبھی جو زلف کمر گیر سیتی اور الجھا
سو وار کبھی انہاں جیا ہوا زنجیر سیتی اور الجھا

رنگ میرو سر سبز ہے زنجیر تی
دانا مہ و بدار کی تحریر سیتی اور الجھا

اے وفی محبت ایتی تو قابل
بے تو وفا دل جو کوئی شمشیر

کو دیا کر بنا اس کھاتی من تو
جی دل نالہ اس تدبیر سیتی اور الجھا

ہوا ں بہت جین پیر ین گرفتار
اس وام بتن ہین تجھی تقدیر

غالب ور اکھ پیتو اس کو سمجھ کر
ہر نار رگ جان شمشیر سیتی اور الجھا

یا الٰہی بہن پیر تیں فلک پیر
یا الٰہی کا شمشیر زنجیر سیتی اور الجھا

ندید جانک ہو ایہات دل اپنا سو دادہ
شانہ تو شمشیر زلف کمر گیر سیتی اور الجھا

الحمد للہ کہ کرا کو نین میری
سب تا تجھ ہائی بت بے نیتیر قا

دو لوو تی صف لیا جان خدا کہ
یک شستہ اخلاق جھنا تکمری اور الجھا

دل کی رات پر جو تیری انتظار تھا　　انکھوں نے جسے کر دیا دریا کنار تھا

کبھی تو پاس سے نہ رو سکا ہوا وصال　　اب جان جو تیری وصال کا امیدوار تھا

کسکی کبھی پائی انجمن خوب میں جگہ　　باین کہ منع زیست سے کوئی بیقرار تھا

پیراہن بہار کا لی گلشن ہوا　　لب کا تیری شہید میں اہل مزار تھا

تلوے سے اسکی پاؤں میں جی بھی جو خوار میں　　تو نازکی سے پاؤں سے خوار نگار تھا

اس سے شب وصال میں بیدار عشق ہم　　تھا انبساط روح کو دل کو قرار تھا

نہ دیکھتے سو گئے ہم او رو کر گیا　　چہرہ کا نسیم صبح کا ناسازگار تھا

پہر رات کی رب بہانہ ملا دامن　　چہوتا ہی رو نکلی ابی کا قول قرار تھا

پہیان خلق ٹپک پر انکے انتظار　　الودہ جو خاک سے دہان نقش پا نہ تھا

لکھی ہے دل کی بحر غزل اور طور کی
رہبر فراق پاس سے بن بی قرار تھا

رونق افزا یہاں جو شب وہ پری ماہ انوار تھا
مطلع خورشید محشر روزن دیوار تھا

دل لیا تھا جب تو کیا قول اقرار تھا
بوسہ دینے کی تبھی وقت یا لعل سے انکار تھا

خط نہ آیا تھا تو یہ تھی مجھکو خواہش وصل کی چاہ
تو خود فروشی کی یاں جوں گل سر بازار تھا

چاہ پہ اوسکی نہ بہولو جلتی پہر لی ساتھ تھا
لے چلے تھی غیر ولیکا وہ جو گل بیمار تھا

دل دیا تھا جان کر بولائی وہ عشق سیکھ
فتنہ تھا مکار تھا غدار تھا عیار تھا

وصل کی شب کی مصیبت آہ کیا کہی تھی بیان
جس قدر یہاں شوق تھا اوسقدر وہاں انکار تھا

تیری وحشی پہ گماں سنگ ہائی کہون کہو
مشکل ہائی جو تو صحرا کا سب خار تھا

تم خفا مجھ سے ہوئی تو تھا ہوا اتہر ہم ہوا
ملتے ہی تو تم جاتی تھی سن ایک ہی اقرار تھا

تیری خاطر یاروں اون لوگوں کی یہ برتیں ہائی
جنکی جاکر بارنے سے بھکہ ننگ و عار تھا

اب عوض میں انسوون کی لخت دل ہائی
اب صدف میں لعل ہائی اگلی در شہوار تھا

چھوڑون میں بھی بیسد اون جسکا یہی فریاد تھا
جن دنوں دولت سی اوسکی سیر وہ گلزار تھا
وہ نوجہا

وہ نوبک جھڑ دیکھا گردش اندر ہو گیا
جب ساقی دیکھا ہوش اوسکا سب سٹر ہو گیا

کہہ تو دشمن کب سے یہ اختر ہو گیا
دیکھ لیا جو تو اوسکا حج اخضر ہو گیا

والے یہ بولا اوسکی صحن جب اسیر ہو گیا
ریشہ یہ جاتا مجھے اللہ ہو گیا

دل شاد وں ہے ہر یک سو اوسکا اختر ہو گیا
دیکھو دل سور دکہ سے شہر بھی ہو گیا

شہر ویران کی آباد سب ہو گیا
یک جہان دیوانہ اوس زلف کا ہو گیا

بہ چشم شکر تیا گردش سے یک شور شر
خانہ خمار گویا یار کا گھر ہو گیا

درد و غم فریاد و نالہ آہ فغان نون و اشک
کشتہ وصل کی ہے جمع لشکر ہو گیا

سر اوٹھانے سے شب تیا آئی اشارہ
الگ یاں لیتا ملکا صبا سبز ہو گیا

وہ جو ملتا ہی تو اب سب سے محبت ہوا
ہمکو تبلا دی شہر انالیع و ہیون ہو گیا

دو کروڑ ان تیا پر تیغ مخالفین سا
اور تہہ کیا ساقی معوا ساغر ہو گیا

شور عشق اب تو ولا اس قدر کا تیا
کان کا اوبرہ سنکی شنکال گہر ہو گیا

ہم خواب میں ترے سنہ جو وہ نابینا ہوا — اپنا ایسا ہو طرح کس پہ بیں ہوا

اب صاف پاک ہو رت خلد بریں ہوا — کہہ رہے تمہا ری وضع قریب کی ہوا

جب بات ہی جاتی بات بے ادب ہوا — بام مکان با ری بھی خوش ہوا

گلی تا لالہ رخ بیل لگا دیدہ — مشغول نیرا خف رہبر ہوا

کہتی ہی بات ہم پاس عمل جانی — اپنا بدلت بھی عزت خلد بریں ہوا

وہ پھر لیا اب اس پہ کیا نجہ — اقرار دونوں کا سامنے ہی ہوا

سیر دیں صحرا ہی ایسا ہی قافلہ ہو گیا — جہاں وہی کا میری طرح دو شنبہ ہوا

اے ہو ستاں چمن کیا سبزہ شوق — رنگ منتشر ہی کا مہمان رہ گئی ہوا

مست کبوتر کا ابھی گھر رہا حسیر ہی — کیا اس سے ہی فائدہ مجھ ہی …

میرا تو کام ہو گیا آخر یہاں کیا کرو — مجھ کو ایسا میری بلند …

نہ کہنا کہ تو ہو دو واقف شعر میں عشاق

مصروف اس طرف کو دو سخن …

[illegible] ہم سے جدا دلبر سے جدا
ہو نہ موتی آب سے اور آب گوہر سے جدا

تیغ سے تن کی جان ان کی تیر سے
یا محبت میں ہوں جان تہمت سے ہو سر سے جدا

دوں کے سر دستی پاکی کہ یا ہیں خاک سے
گر ہو زاہد قدم شان اپنا اور سر سے جدا

حشر میں کس کی گریباں گیر ہوگی جدا
یہاں ہوئی خاک اپنی داماں ستمگر سے جدا

آگیا طالع کا مارا کیا شکستِ تیں سے
ہو گئی وہ ماہ جب سے اس اختر سے جدا

تحت دل اک چلی جو ان کی فوج
ہو نہیں سکتا یہ لشکر اپنی افسر سے جدا

جا لگی سے غیر کی ہمدم نہیں کیا رات بھر
وہ پری تھی شرف جدا ہم برق سے جدا

جوش میں آئی چشم تر وحشت نہ لیجا سو کہیں درشت
موسم بارش میں پانی ہو وے سنگ سے جدا

کس نے کی جب بحر سو اور ابر کے پلٹے عنبر
ہو تلاطم میں کہیں دستار و سر سے جدا

بے حجابانہ پھر مسلم آئی کہ ...
کر دوانہ اپنا دامن بستر سے جدا

گرچہ ہیں کم فرق دونوں غزل کو اور تی
ان دونوں از بس ہی تو شوخ ستمگر سے جدا

ہیں نہ یوں ان کو جھمک رو سے کی گوہر سے جدا
ہم ستم میں ہیں یا سطرف کو دوش اختر سے جدا

خاک ریشی ہر گھڑی تو ہوتی ابر سے جدا
دیدۂ تر سے ہے جدا شکوہ ہے صرصر سے جدا

اپ کے غم درد دل کا سا یک سہرے سا شتر دانہ
ہو گیا ہوں جب سے یک پیکر سے جدا

ضعف سے اٹھوں اپنی آرت ہی تا ستم تنگ
یا نہ تہا رو ما الہی دیدۂ تر سے جدا

رو کسی بہر کا ہم میں سو کلے کا تاشی
جلوہ قامت ہی کہ ہے سرو صنوبر سے جدا

ہی شمع حور یا بی نظروں میں تن سیاہ
ہو گیا میں راہ کہ ماہ منور سے جدا

ابی جان تن شکوہ وو نفس ہی عکس
اب جو ان آفت جدا اور ہے کوثر سے جدا

سرگذشت اوس نے بی دل ہی
کر دیا قاتل نے یوں مائین خنجر سے جدا

فتنہ دامن ہی اوس کی تیغ و تیغ ہی فرخ
سا کہیں ملتا ہی محشر وسکی تا سو کف

وصل کی شب ایک مونس ہی اپنا کلا
ہو گیا او وارہ الگ اکبر سے جدا

کبھی ہیں حیرت اور انکا کی گھر میں اور جانو کی
ورنہ رکھتا تھا تمہیں اس غصہ سے جدا

نکہت دل

حسرت اس کو رہی کیا صحبت میں تیرے پیار کی ۔۔۔ وہ خفا بیٹھی جیدا ابن تم ۔۔۔

اور سرخ ہو یا سبز پالی بہت کی ۔۔۔ اور وال کالا ہوا الف معنبری جیدا

کیوں کہ پیدا ہو گئی چھوٹ میں ہیں ۔۔۔ یاد کبھی عبا نہ بلو ۔۔۔ جیدا

وعدہ کی کس شکل کیسے ہتھ بیچ تو دیا ۔۔۔ رونق ۔۔۔ وار دار البشر ۔۔۔ جیدا

شانہ و بان ۔۔۔ ہو روشن ۔۔۔ صرف یہ ہی ۔۔۔ نہان

وصل ۔۔۔ ہم ۔۔۔ یعنی لاگی ۔۔۔ تو جا بیٹھی جیدا

ہوگئی یہ ۔۔۔ کیا ۔۔۔ اور دینا یہ کیا یا نو وا ۔۔۔ جیدا

جی ۔۔۔ بیان ۔۔۔ کی جا ۔۔۔ کہ ۔۔۔ بیان ۔۔۔

کال و صورت نہ دیکھ و اٹ تیرا یہ وہ گردن ۔۔۔ اک ۔۔۔ جا ۔۔۔

پاس ۔۔۔ سیری سو جہاں کو دیتا ہیں ۔۔۔ و ۔۔۔ کی ۔۔۔

صحبت کا ماں سی ناقص کو ہو جا حال مرہم ۔۔۔ یہ ۔۔۔ جیدا

[illegible] بعد شادی کے [illegible] سہرا اور دولہا کی [illegible] جدا

رات [illegible] کا دولہا بجا ہے

شیشہ نازک ہے [illegible] اور [illegible] جدا

[illegible] تجھ سے [illegible] جان دیکھا
قول و اقرار و قسم وعدہ و پیمان دیکھا

[illegible] آئینہ [illegible] عکس [illegible] دیکھا
جوان گوہر اب یہی پیمان [illegible] دیکھا

[illegible] آبرو
صاف جون چشمہ [illegible] حیران دیکھا

[illegible] قیامت برپا
رہے رحمت حکم اوس کا [illegible] پشیمان دیکھا

[illegible] دم [illegible]
اب شب [illegible] طوفان دیکھا

تو میرے [illegible] جیتی
عالم مرگ [illegible] اپنی جان دیکھا

جلوہ گر اشک [illegible] خیال رخ [illegible]
دامن [illegible] دامن مژگان دیکھا

ضعف دل سے [illegible] بستر [illegible] اجزای
نہ تو زندان کو [illegible] اور نہ بیابان دیکھا

دق ہوا اور [illegible] ملنے کی وہ تہمت رکھ کر
کیوں دل اوس شوخ عیار کا [illegible] دیکھا

جس کی درد [illegible]

حسن کو پروا رہ کیفِ نظر تھی اور نہ تھی — یک غزالہ سی کہ پیدا ہو گئیں نغمات دیکھئے

دیکھ کر وہ تیری سر و سامان — مجھکو آتے ہی لوٹ دیکھئے

یک غزالہ بر دوستادہ

آمد اس سے رمضان ساقی

پہلے تیرا جامہ زندان دیکھنا — اور کو ... دیکھنا

زلف میں چاند سا ... دیکھنا — لیلۃ القدر میں روز شب برات دیکھنا

اب ... ہو کہ ... ساقی ہو — اور نگار ... دید حیرت دیکھنا

... تارہ ... انکو ... دیکھنا

جا رہا ... اپنے سینہ پر خون — جھلو ... شب ...

خوف ... — جھلو سنبل ... دیکھنا

خط ... پوش ... — صورت ... دیکھنا

... دامن ... — ... دیکھنا

کر دیا تم نے ستمگر طرفہ تغافل کو
بے مروت نہ کوئی تم سا مری جان دیکھا

بات دین اور نکاح حق کی نہیں سربستہ
عالم رمز میں مرغ خوش الحان دیکھا

ان کی ہی لکی ہم بھی ... ماتم غبار
تب بھی سر پہ نہ تیرا سایۂ داماں دیکھا

وہ بیاباں اور عیش الکھو کر بیابان ملک
شگفتہ گل جب کہ تیرا چاک گریبان دیکھا

سر دیا ماں نے ہمیں سر پہ خوابیدہ ترے
بال بیت تجھکو جو اپنی سر و حرماں دیکھا

کان میں اوسکی سنا شب ہیں کبھی خبر
تیغ میں نانیا ہے کیا کیا بیجان دیکھا

بستہ خاطر ہے لو تنا اور زنجیر اوسکی
تن بدن بستہ دل خار مغیلان دیکھا

یا رب حق سبحان ہو بخشش و دو ... دولہ

دور افلاک میں تجھ سا نہ عرش احرات دیکھا

سب سے یک نور کا ہم نے تن تاباں دیکھا
دل کی خانہ میں تیرا الفت کا ... جان دیکھا

جوان سے سہا جیسی بعد روپ تیرا تم نے
فلک حسن کا وہ مہر درخشاں دیکھا

رو برو جیسی تبسم کی تیرا خندہ کا تم
باغ خوبی کا یک ان گل خنداں دیکھا

مطلقاً مجھکو

مطلقاً مجھکو تیری الفت کا سودا نہ رہا — جب سے یک سو ہوس کا گئی وہ تیرا بیمار دیکھا

آہ ہن خواہش کہے گریبان کو تیری کبھی بیا — تا نہ ہوا بھی ہین ایک اوہی دیوانہ دیکھا

دیکھہ تو جب مری جاوے حالت حسن کی — وہ ہیرا لب لقا چاہ زنخدان دیکھا

زلف تیری رخ کا ہی مصحف قرآن — جلوہ اور زینہ دل مین نگہبان دیکھا

اوسکی اخلاق و عنایات وفائی باعث — رنجے دل کو تیری الفت سی پشیمان دیکھا

مجھہ سی وحشت نی کیا یون کہ تو افسر — میری ما حشت سی ملا کیون میر احسان

مرقد حضرت ہرنا وجناب فرہاد — تب نظر ای کہ جب کوہ و بیابان دیکھا

اوسکی ہر وضع کا چرچا نکر تجہ دولہ

آہ ہن ایسا کوئی ہندو و مسلمان دیکھا

پھر مرے ہین از با دل دیوانہ تو تکر — آخر کلی کو ما نہ اپنا نہ تو چھوٹ کر

پھر مت سکی کا کب و اوج تو تکر — مشکل ہی تیا بہہ جیا نہ ہا بر ہجانہ تو تکر

زہی چشم وہی سکتی نہ تو و ارشد تو — کب ہو درست گوہر یکدانہ تو تکر

عشق اپنا کہاں کہیں جو موئی سرشک کی ہم — سر جنون کہاں سے ہو دیوانہ ٹوٹکر

کیا کیا نہ رشک یہاں دل چاک صدف کو ہوا — کاکل میں رہ گیا جو وہاں شانہ ٹوٹکر

کیا تار راہ رہ کا توڑی چلا گیا — حیرون کی پاس ہم بھی گئی وہ جانانہ ٹوٹکر

اس موج حادثات کا دل میں تلاطم آگیا — ایا ہی بحر جانب دیوانہ ٹوٹکر

ہمراہ اشک کا کی مژہ گر پڑی ہیں سلک — گر جائی جیسی خوشۂ صد دانہ ٹوٹکر

آنکھوں میں یہاں نہ گریہ سے سر اٹھا سکتا — ہی گر پڑی رہیں یہ تو پیمانہ ٹوٹکر

فانوس شیشہ ہوئی سنگ حصار اوس — صد پارہ ہوگیا سر پروانہ ٹوٹکر

صورت کا وہاں نقش ہی مصور کا خیال — تعمیر یہاں ہوئی ہی بتخانہ ٹوٹکر

وله خراب دل ہوا افسوس اس طرح

ملا ہی خاک میں ہمہ میخانہ ٹوٹکر یا

شکن جو ماتھی پہ اوس بحر حسن کی تا بہ کہو — تو موج لجۂ خوبی اوسکی جبین سے عنبر شانہ

وہ ابرو ہیں ہاں لیے دیوان حسن کا مطلع — نہ ماہ نو جسے پاوی نہ قوس کی شمشیر

صفحۂ قدرہ میں

صفت شہ میں جو درج ہی کیوں بیان — بہ تیر قیاس ان کہ ہی آخر نشان

فسون ہی سحری جادو فتنہ وہ چشم — کہ یک اشارہ میں کاج ان کو سحر

اگرچہ ویکنی میں تو ہے خوشتر وحیا — ولیکن لغت جان ہی اوسکا شکم [illegible]

دہانک حسن کی ناک اور کان کا جمال — قلم سی جتا ہی وصف ایک تار تحریر

لکہون میں کہ فرق تجلی بہار — حنا ہی مو جہان منفعل ہی مدام

وہ اوسکا چہرہ ہی نور بتا آئینہ مصحف — تو خط ہی اوسکا کلام مجید کی تفسیر

ہی اوسکا سینہ زمرد کی تخت بہار — خط ہی یا کہ حسن ادا کی تاخیر

دست ہی اوسکا ہمرنگ [illegible] باد — تی جنکی اوال عاشقان تعبیر

وہ دانت اوسکی لعل اون میں علیہم — ہی طرفہ کو ہر [illegible]

لب مسیح سی شیرین تو لب کر — تو ہی یہ منہ سی سخن ناتی کنا کہیر

نمود چاہ زنخدان میں وہ نقطہ — کہ جسکی سامنی ہر دم فلک تو فقیر

وہ گردن اوسکی کہ جس سانچہ میں ڈھلا کر
برابر اوسمیں تھی تقصیر وار دل کی تقصیر

وہ بازو جو ساعد و بازو کا تھا کمال شیوہ
ہو وہ گناہ کہ جسکی ہو واجب التعزیر

وہ اوسکی دست نگارین کہ جسمیں تھا حنا کی
کہ غنچہ مرجان خجل تھی جسکی تحریر

وہ اوسکی اونگلیاں اور کاٹ پشت حنائی
کہ جنکی تھی دست بدل اوسکی عاشق دلگیر

وہ سینہ برگ گل سا جسمیں تھی نار کی تسخیر
پسینہ کی بن سینہ ہلا یون عطر شمشیر

وہ نازک اوسکی کمر تھی جیسی رگ مو
ہزار فکر کی بر نہ ملتی کبھی اوسکی دیر

شکم تو بحر لطافت تھی ناف تھی گرداب
ہیں غرق جسکی تعشق میں صغیر و کبیر

وہ ران نرم و گداز اوسکی تھی کہ جسم
تمہا تھا کسی طرح سو کری تدبیر

جو اوسکی ساق تھی جیسے کہ شمع کافوری
تو کاٹ لیوی زبان اوسکی لب پہ جس دم تقریر

وہ مہر و ماہ سی تشبیہ دین کف پا کو
جو ہر کی تھا اسمیں امانت کمال کی تحریر

زبی لطافت کی نہ تھی سبک گوری کی تشبیہ
کہ تیری ناخن پا جس سے تشبیہ بدر منیر

ریاض نہ لگ

بیان ... قدم اوسکا سہل ہی جانو   بہ وہ ... حسن ...

جو ایک پا تیری پا ... اپنی پا کی   ملا دی خاک ماتے ...

میانہ قد ہی تیرا باغ میں ...   ... روی سروسہی ...

لکہون ... مطلع ... اوسکی ...   کہ دونو جسکی مصرع ...

کیا خدا نی اوسی شاہ حسن ... سرسر   گناہ ہووی جو یوسف کو کبھی

جو کوی عوہ شرکت کری ... متعدد   تمام ملک حسن اوسکی ہی ...

بلای عشق ... اوسکا کہیں ... عالم   کہ جسے ... تجھ بین سکتا کوی

ہوا ہین ... سنگ سرگردان   ہوا ہون رشتہ الفت ...

جو ... نسیم تو ... اوس گل تک   تو کیو میری طرف ...

بسکہ زاتش فرقت کی ...   تو مجھکو سایہ ...

پیام ... تو الف ...   وہ مجھکو ایسا ہو ... حسن ...

جو ناخوشی کا تیری لای پیام — تو کیون نہ ہو منشی کی حق بین

سکھایا کسن نی کہ عشق کون ہی جی — بتا تو کون ہی تیرا علاج

تیری فراق میں بنتا ہی سا انش — ہر ایک دم ہی تیری بدن بیتا

جو سوتی ایکی تو ای یاد برہن جو لیکی

تو عاشقون میں جکبی ہی اوسکی بھی تقدیر

اب تو مقابلہ ہی رخ و زلف یار مین — ہی فیصلا کا منا خشہ لیل و نہار

ممکن نہیں ہمارے رخ و زلف یار مین — کب انفصال ہو سکی لیل و نہار

جس کو عرش ہو جای وہ خوبیا کہ باکو — ہتنا ہون میں تو سایہ دیوار

جس قافلہ میں ہو مرا محمل اسیر ساتھ — لیلی وہا کہان ہو

مشہور ہوت ہی وامق و فرہاد و قیس تک — ہمہ سا نہیں ہی ابتک

اوس سنگدل کو بی وفا انکا کو یہان — جاوے ہی بہر کی بلبل انتظار

کرتا جو اپنا ہے

کرنا جواب نامہ او سی کو تب لازم ہے — مرنا جواب نامہ کی ہوتی انتظار ہے

بے ہوش کرتا ہے مجھے کیتا وہ تا رسی ہے — مجھکو تجھ بن سیدی کی ہوس مین خمار ہے

خورشید کی طرح مین سراپا تمام داغ — داغون کی او جا ہی بہ تن جسم زار ہے

ابدا ہو سائلون سی مدام آنکھ کو — بینھہ لگا ہی مین شجر میوہ دار ہے

غزل ایک اور ستارہ سن مین بیچ قلم

باقی ہی جوش ابھی تو دل بیقرار ہے

ہی میرو تسلی عشق نہ فراغ یار یت — یعنی جہان تمام ہی ابیات و بہار ہے

انکار ہی لہ در تج بد نگاہ دیدہ جست — سر سبز ہی آسمان ہی عشق اس بہار ہے

مژگان پہ آتی تو لخت دل و اشک کا قسم — جھریان سا بن ہمان بردی لار ہے

یا بند عشق آپ تجو وہ انکھون سی دیکھ لیں — مضمون رہائی کا ابھی رقم حصار ہے

انجوش مین ہی شک جو بیکدن تم سی سنو — اتنی کی تاب نہ تو بس خم نم ابر ہے

تاریک شب ہووے تو آتی ہی نہ محجوب — آرام دل کو آتا ہی زلف نگار سے

تلون کی اگ بہار میں ہی سبز یک لکا لب — مہندی لگائی غنچۂ نو باں بہار سے

خورشید کس طرح سے نہ کھا اوسکی تاب — نشان ملال نا حسن اتنگہ یار سے

تا ہم خدا لگا ہو کی پھر بھی نہ تجھ سی سیر — نلو ریاں نہ گیتی ہاں نہ چہرہ گلو زار سے

کوچہ میں تو نہ تھی ہی مجھے پہاں تک میرے اوستا — فرق اس سے ہی اوٹھی نگا میرے پیارے دو دو بار سے

ختم نظم گار رنگ فیض تھا نگہ سی پہسا ہی

باقی نہیں ہی فرق ذرات و بہار میں

صباح خسرو خاوری تخت پر لعل سان — تو نہ پہنچا شور و اونہا نہ یک جا سو جہان

ہوا میں لس ہی میں بیدار خراب عقل ستی — کہاں جو انکہ تو تھا عشق ہمچو ساں

صدا آئی پر نیلا و فی اور شاہی نوشاد شہر — ہر یک تلافی سر پی کلاہ منت سپہر

بسان غنچہ

لسان غنچہ گویا کیہ رہا نسیم پر | برنگ گل تہا گویا باغ بلبلان لو خندان

طرب طرب کا مچا شور تہا بہار عجب | غم و الم کا جہاں بیچ تہا نہ نام و نشان

لباس سبز و شگوفہ سرخ پر تہا رنگی | سپاہ شہ دنیا ہوی بیچ مانند گل بستان جلو

ستار رود و ٹہنک رباب و دف و نی قانون | جہنجہنات تہا الستی کہ رند ہوں سرمست جیسے

وہ گیا نہیں زمین کہ سبزہ و مشق ہو نہ جا | الا بہ کی سن کی پہونت ملک یہ حیرت

اکہ یک طرف تہا عطر کا جو شور و خروش | غرض کہ عیش و خوشی کا تہا بازار طرح ساماں

کہا بہ عیش بہت ہی کہ دیا بہ شہیدان | کہ جس سی رشک جہن تہا نقرہ ولات

دنیا العید ہی ہوا صبح کا خرشید بہت لطف | کہ بن رہا ہی طلسم ہی تمام جہان

بہا سرود شہ نیں لوں ہو گون ابی جبر تہہ | زخبر لسینت کی ہی کہجہ ابہا نادان

بہہ روز عید ہی بہت ملک و شادی | کہ مہر و ماہ کا ہیت اشرف ہیں نادکان

صحبت عید کیا ہی طلعت ان کی اجا صبح | شب برات بہ ہی رات اجنبی چندان

وہ کون شخص ہے یعنی امیر ابن امیر ملک خصال ملک رتبہ و عظیم الشان

ہے ہو نہ پائیں ہزاروں برس کی وہ مطلع طرز کہ جس میں دبدبہ و شوکت اور ہو عظمت بیان

اسد علی ہے وہ شیر خدا امیر زمان کہ جس کی نام سے ہو فتح سپہر شان

علی کی شوکت و ہمت ہے یا سلیمان شان اور اسکی دستگیر آصف ہم

وہ عقل و ہوش و خرد میں ہے غیرت لقمان سخا و جود میں ہے شہنشہ دوران

وہ اسکی صولت شمشیر کی کہ جس کی بھی نہ تاب لا سکی رستم سا بھی جری زمان

لشکر سب کے مظفر و منصور یہ عطائے عالم و مہر خسائے احسان

سر سران جہان و سردار ساعد ملک اسد ہے حامی اسلام و رونق ایمان

فلک سریر ہے وہ ... کیوان جاہ سماک رتبہ اسد ... نشان

کوئی کہے یہ بعد کی سخاوت کیا ممکن کہ موسم بھی بہت عالم ... نادان

صلاح خاص و فلاح جہان ہے اسی کا کام مدام رہتی ہے [illegible]

ہزار سخاوت

بیان سخاوت و نجس کاری کی انوکی کہ زبان کاملان نے سنا

جہان میں نہین پایا ایسا کوئی شریف — عطا سے جو اوسکی نہ ہووے رجہان

جہان سے گیا فقر کیا اونہہ رہا مسکین اوسکی — جہان تمام زر و سیم سے ہوا بیپروان

ذکا رسا ہے کا اوسکی کہ جہان ہے نکتہ دقیق — کہ سکتا اکی ارسطو ہو طفل ابجد خوان

وہ نکتہ فہم و وقتہ شناس و مصلحت رس — کہ عقل فلسفی اکی ہے جسکی سرگردان

ہے اوسکی ناخون میں بند و بست اقلیم — وا بکہ ضبط ممالک ہے بن ہی فرید جہان

سیاست سے بہی ہے بیم اوسکی فرشتی — کہ جسکی بیر و بیا الکا حکم ہی نادان

غرض کہ وصف تو اوسکی تمام کب ہو سکے — کہان تلک کری یا استہا کا کوئی بیان

بس اب یہی ہی مناسب کہ ہو جیی خاموش — جو اوسکا وصف لکھی تو کہان تیسر زبان

کلام ختم کر اب حق سی یہہ دعا کرکی — الہی قایم و باقی رہی جب تک

جو اذ ذات یگانہ سے اوسکو امن بقا رکھے — رہے شگفتہ گل عمر اوسکا اے سبحان

یہ اوس سے جو شہ دین منزلت ہے اور ہم بہر ہی — نثار مند ہین ہم اوسکی مہر و قدردانان

زور اوسکی فراست سے مخلوق ہو منتفع تمام — رہے مدام خورشید اوسکا بہ تابان

تباہ و خوار ہووین دشمن جو اوسکی ہوئے بدخواہ — ہمیشہ دوست جو اوسکے ہین وہ رہین شادمان دو جہان

ہو اوسکا حشمت اقبال دن بدن زاید — بر آوین اوسکی خدایا مقاصد دل

اگرچہ ہین تو جہانگیر فطرت سعید ہوت — ہین زبان وصف کرون تو وہ بیان

اگرچہ دولہ کی سہرے یہ سہرا نشان کا

پسند عام یہ اشعار ہون تو کیا شان

وہ کیا دن تہی جو رہو بے فتنہ اتنک دم ہی — کہ گردش افلاک سے وہ گہٹن آیا ہم پر

تہم نہ رہو بے بلائی چد سر تجم کہن — کم نہ ہو دنیا سے جب ہم پر ستم کہن

غم سے ہی مست وقف ہو کہ دنیا کا ہی فانوس ہی — نغمہ شادی کہین سنی یا نہ ہم نے کہین

رہے یہ عالم ہی

اب یہ عالم ہی یہ عالم کا جو قربان ہی — اوس بت کافر ادا کا [illegible]

دل پریشان ہو گیا لاکھوں اگر دیکھے — ہو نہ وہ زلف تیر پریشان [illegible]

نام عشق رحم دنیا سے گیا — صبر و شکر کر کے [illegible]

غنچہ پنہان خون جگر پینے کو بیٹھا — مشکل کہاں ہو جاتی [illegible]

عمر کی باندھ دم آسی — [illegible]

اون کے بچون پر دست انداز [illegible] — سحر موات [illegible]

اب سنا پت اور ہی دور سنا دو یک غزل

شعر کا ہی ایک دیکھا ہی عالم کہت ::

کاش وہ آرام جان اوی [illegible] — اوسکی آنکھ جو [illegible]

اوس نے یہاں تشریف لا نا [illegible] — [illegible]

اگر وہ آرام جان [illegible] مشکل [illegible] — [illegible]

رسم ایام سے غفلت ہے انسان میں / سہو و نسیان سے ہے خلق عدم

تھا وہ مسجود خلائق جو کہ ہوتا آدم / ہوتی گردش ہے یہ حوادث سے دم

عقدہائے غم دل اک بہ سر انجام نہ ہوا / ہو کے تیر کہ ہے دل پر ستم

سب قفس سے چھوٹے بلبل گلشن میں / روز نہ ہے کیا ... سے غم

بیکسی میں ہے گیا تیر امر ... / اور کیا احباب نے اوسکا غم

ہے یہ گردش آسمان اور خاک کی / اسی طرح کا ہم نے دیکھا نہیں عالم

وصل میں تو ہے دیکھنے اوس سے / ایک دم فرصت نہیں ہے مجھکو غم

شدت گریہ سے ہیں آنکھوں پردہ / کاش رونے سے یہ دیدہ نم

صبح ہے دولت کو جتنی حیات کی فن

حسرت کا سا اوسکی دیکھا نہیں عالم

وہ نہیں اپنا

وہ نہ آئے اپنا کہا کر گئے ہیں ہائے ہم اس سے مرا کر گئے ہیں

قید ہم زہر سا لکھ کر گئے ہیں
اپنی کیا تو نے [illegible] ادا کر گئے ہیں

نام اوس بت کا لیا آتے ہیں
آئیے ہائے شکر ادا کر گئے ہیں

اپنے تو ہیں دعا کرتے ہیں
اب پھر ہے دعا کرتے ہیں

زخمی تیر وہ ہیں اوسکی نگاہ
اپنے سینے کو سیا کرتے ہیں

کیوں نہو کرسی نشین اے شاہ
نالہ ہم عرش رسا کرتے ہیں

ہے جو اوس چاہ ذقن میں سبزہ
خضر وہاں پانی بھرا کرتے ہیں

عرض کرتا ہوں تو کہتے ہیں وہ
ایسے بہتیرے لکھا کرتے ہیں

یاد میں زلف و رخ جاناں کی
نالہ ہم صبح و مسا کرتے ہیں

کبھی مشرق میں کبھی مغرب تک
ڈھونڈتے تجھکو پھرا کرتے ہیں

ظاہر انگشت کا ہے مانند بی بی رون لب تو اور انگلی بین

[illegible] و وصال یار نہ خاک نصیب تھا دہلی

رات بھر مجھسے لڑا کر ہم نہ ٹھہرے

دیدار جلوہ قد بالا نصیب ہو
مجھکو کبھی تو سیر عالم بالا نصیب ہو

شب ہجر تو اوسکی دیکھتے تو ہو عمر بسر تمام
یا رب ابھی ہمیشہ تماشا نصیب ہو

مجھسے بھی ملے وہ اس کی ناچار گفتگو
کوئی اوسی نہ بنا اپنی والا نصیب ہو

غیروں کی ہے نہ مانیں ہیں ہم تن کو یا نصیب
افسوس آج وہ یار تو ملنا نصیب ہو

راتو یہ سہرہ غیر کی اور ہو بی اختلاط
عشاق کا جو ہے سب تو السا نصیب ہو

عکس اپنا اور میرا کہا آئینہ یا بت شکن
ایسی بہری بات کو [illegible] نصیب ہو

بلبل کو گل کی قمری کو ہو چاہ سرو کی
اور مجھکو تیری عشق کا صحرا نصیب ہو

ہو جون نخل

چون نخل چہ ثمر ہی تمنا کہ کشتی کی
ہو مجھسی فیض کو بہتی نہ بیدار نصیب

چون گرد باد خاک سی نشوونما ہوا
مجھکو ہوئی ہی دامن صحرا نصیب

گرمی سی تیری تپ کی جو چھالی ہوئی
ہر آبلہ کو ہیکہ ید بیضا نصیب ہو

ہی دوسری غزل ایک اور بھی اوسکی یون ہی

مخفی نرہیں شعر اوسکو سنانا نصیب ہو

ای درد کہ یار سی ملنا نصیب ہو
ملنا نصیب ہو وی تو تنہا نصیب ہو

سایہ وہان جو زلف دوتا کا نصیب ہو
راحت رہی سایہ طوبی نصیب ہو

آخر اب اوسی مجھکو بھی ہونا نصیب ہو
بیدار کا مشق اپنا بھی سونا نصیب ہو

سنتا ہون میری دیدۂ تر کا لقا نصیب
بہتر ہم مجھکو صورت عنقا نصیب ہو

اوس چشم سی بیمار کی کشتہ ہای ہم کو
اطلاق کی بدلی نہ مسیحا نصیب ہو

جو خاک در پہ تیری گئی بیٹھی پھر اوسی / نقش قدم کی طرح نہ اوٹھنا نصیب ہو

جلد آگئی ہی ہو بہم آس دم زخم کو مری / یارب کبھی نہ فرصت نکلوا نصیب ہو

جاتی ہیں اب تو خنجر قاتل کی سامنی / ہونا جو کچھ کہ مجھ پہ ہو سو جلد اب نصیب ہو

میں تم سی کیا کہوں تیغ خفا کھینچ کی تو روز / میں چاہتا ہوں تو مرا نصیب ہو

میں منتوں سی تجکو منایا کروں کبھی / تیری اوٹھا لی رنجش بیجا نصیب ہو

حاتم نہیں ہی اور سی کچھ مانگنا مجھی

دولت جسکی جاتی نہ الا نصیب ہو تو ملتی

باغ جنّی کی جہان تا رسی فرصت نہیں ملتی / ای مرگ ٹہر جا ابہی رخصت نہیں ملتی

کیچہ سیر ات یار کی نکہت نہیں ملتی / یوسف کی ہان اپنی لینی نہیں ملتی

ر ر پوش سی دنیا کی اضاءت نہیں ملتی / گنجینۂ خورشید سی دولت نہیں ملتی

ای سر نقش اب در نقد ات با دل نا دانست / یہ حسین کر ان کی لیی نقمت نہیں ملتی

باہمی

یا مستی ہی ہر پل تیری چتون مین اشارہ
یا آنکھ ہی اب محو شرارت تھی

یہ دل پہ چلی جاتی تھی دن رات کٹاری
کچھ تم کو نشانی دم رخصت ہی بتانی تھی

کی جان فدا تھی اور اوس کو تمہیں سے
اوس کو جو چاہت جتا کر [illegible] تھی

کس کام کا کر کے ہی دیا تو نے [illegible]
زہر لب شکر اس کو [illegible] تھی

وہ مست شراب جو دیکھی تو ہوش و دل
یہ حسن [illegible] یکتا [illegible] تھی

رنگین تیری ہاتھ مین آئی جو دیوالی
کیا سلسلہ [illegible] سی تھی

مت جان دو اوس بت کا دلاسہ خدا کے
کیا اور کوئی اب تو صورت [illegible] تھی

اب آنکھ ملانی کا ہمت یار [illegible]
دل اوس سی بلا [illegible] تھی

اوس رات سی جو گئی ہے کیا کہیے [illegible]
کشتہ کو تمہارے ہی [illegible] تھی

تو ہی حقیقت کی لکھا مرو کی تو یک طرف
رندون کو تو [illegible] جانی تھی

اوس شہرتِ عشق کیا ہوں یہ ہم غم اپنے گرفتار

دو مجھی مینا کی بھی فرصت نہیں ملتی تجھا گلشن میں دیکھنا

جب عارض گلگون اپنے جانان نے دکھایا ع خجلت سے نہ گل اپنے کی دیکھا تجھے

جوں سبزہ خوابیدہ ہوئی سرو تیں پامال   اندر رہے اوس سرو خرامان نے دکھایا

ہا روت نہیں جو اصرف جیا کس رنگ چمن تھی   کیا لطف ہیں تا کر سیان نے دکھایا

ان عاشقی جان کنی نے کانی سو ر   سب نان قضا کی شب ہجران

کہہ سانپ کا جو کہا ہوا کہہ رسیلی تن کا   کیا تیغ نہ بری کا کان تجھے انت نے دکھایا

جوں تا قیامت قہر لکا ہونت یاس عالم کی سب اندھیر   کیا روشن زلف پریشان نے دکھایا

سو دار و عشق کا سودا نہ اکم   نشتر اوسی سو ضار بیان نے دکھایا

دولہ جو جا پہنچا

دولہ تو جہانگیر ہوا فضل خدا سے
کیا عیش تجھے حضرت سبحان نے بخشے

چاہت کو تیری جو پا گیا ہی
ہر بات پہ اب وہ رو رہا ہی

اس سے جو رہے دا کہو بہا کیا ہی
معلوم نہ ہوا وہ کیا بلا ہی

پامال جفا ہو تو دل ہی
اچھا ہی یہی تیری سزا ہی

پہلو سے یہ کون اوٹھ چلا ہی
کیا نشۂ بادۂ شعور غلط ہی

کیوں تو نے یہ اور اس [illegible]
کہنے کو تو دل یہ کیا ہوا ہی

کس نے تجھے یہ بتا سکھا ہی
تو کس کی گیا ہی یوں خفا ہی

دولہ نہ ہو کس طرح جہانگیر
اوس کو تو حمایت خدا ہی

شب وصال میں اوسکی جو بیقراری تھی
تو اضطراب یہ ہو [illegible]

جو خاک ہوکے تیری یاد رہ رہی
دوڑ پھر رہی [illegible]

وہ دیکھے پرسی پہ ات ٹہنی دہوئی — کہ جیسے شبنم اپنے یکا ہی ہمیں لفظ نے لگی

یہ کون اس رنگ حنا لگا کہ بہلا — جو اپنی کف پا سے شبنم لگی

ابھی تو جاتی ہوا تا ہوں ایک لمحہ یک — دستی کی جاتی کہیں نیت کو پھرتی

عجب ہے دم مرد ات کون پہ ہو خوش خند — خدا کی رو پرو جاتی ہیں سو بند زلفی

اگرچہ فتنہ داماں جیسے ہی ہی ولی — وہ تیری فتنہ داماں فتنہ انگیز

جو تیری چتی زلف کی مو ہے لٹ ہاں ہو وی — تو اب ایسے کو اپنی ہی ایک گیلی

ہی وہ سر قدم سے زردہ ہوئی یہ سی — حنا تیری سرانگشت کو آ گئی

جو پہر نگہ پائی سنگ در کئی ہاں — رہی با بشر ہیر کو کبھی یہ سبز لگی

خجل نہ کیوں کہ ہوت پارسی تیری کام — جو تیری بانوات فی اصلحا تو تری

نگہ کو تیری یہ نہ تیغ چشم یار گر تر — کہ تیغ تیز نہ ہووی جو سا ات ہیر لگی

وہ تیری کہر

و تیری کمر سے نکالا گیا ہی یک بیری　　عجب نہیں تیری جی کا وحشت کا ول حور گی

نہ تیری زلف کی سودای کا ہو سودا کم　　رگ جنون بہ ہو ہم تماں زنجیر کی

نمایا ہو زیں تو وہ سرو قد تو سرو ہو　　ہماری نخل تمنا بہ ہر ثمر ندگی

بہ بلک بی ہی اوسکی جداوی کا خطر بہ کہاں ممکن　　فراق سے بھی نہ اٹھا جانکنی کی

سوا ہی ابھ ہوتا ہی جن تا وہ تفر　　سر اجیر ابکی بہ یک نکیا ہی ندگی

بولا ملب ہوائی لب شکر تو دو لیبی

تو اضطراب بہ ہو انکہ تا سحر نہ گئی　　جا چکی

جان لب پہ آ گئی حسرت سے بہیم بہار ابکی　　اب وہ اوٹھ بیاں نہ اوڑی ہم سے جا چکی

نا زاہد اروو اکو کام تم فرما چکی　　کہول کر بند اب بیٹھ جاو شرم کی

اوسکی آنی کی نہ ٹہری سی حاج چکی کہاں جا　　جان ہی جا دی لگی فیصلہ ہی بہار ابکی

زندگی جو مرگ کا قصہ ہی نیا چکی　　وہ نہ اوسکی پہر جواب خط نفا صند چکی

کیا بلا تھے پھر [illegible] تو بتان تن
ہم دلا سو بار [illegible] اور سب کو رسوا کر چلی

[illegible] کی جگہ [illegible] ہم خشت زدہ
نکہت گل کی طرح ہم پھر کہیں کو جا چلی

[illegible] اوس کی قسمت تم نہ دیکھو [illegible]
دل تمہارا کیوں لگا اور کسی قسمت پہ جا چلی

مجھکو طعنہ اور [illegible] تو ملنی کا دیا
[illegible] کچھ عرض کر اوس تو فرما چلی

[illegible] حجاب عشق باقی ورنہ شب کو وصل میں
[illegible] اوس کو [illegible] تاب سو بار ہم وہ جا چلی

دم اولٹ [illegible] میرا [illegible] اولٹ دی ہے نقاب
اب تو تمہاری [illegible] جا بہت [illegible] چلی

اپنی اوس دیوان [illegible]
قید زندان [illegible] چلی

[illegible] قفس صد چاک [illegible] پرواز [illegible]
مرغ گل کا شاخ گل [illegible] چلی

وصل کی شب ہے [illegible] کیف [illegible]
[illegible] کیف افسوس [illegible] چلی

ہائی اوس گل [illegible]
وائے کہاں [illegible] چلی

ناتوانی کا بہانہ [illegible] کیا کہ موت کا [illegible]
وہاں کی رہ [illegible] چلی

اوس نے جو رشتی نہ تکو دیا تار و پاتی — پانون گنے سے طے اوتی

معشوق کو جی جڑھا اپنی یا سے ابا ہتن

تو سن فکر اپنا اوس میدان بیچ ہم دور

نور اہو جو تونی یک الف معیری — تو اوس خشبو بکی دل کش تماشان

کبھی بہی بھار و جہ صورت پیار و جی — تو مشال صفحہ خورشید اپنی ابن کا و پھر

ہماری سنا کہ سنی اپنی یک عشا بی — نکو دو اپنی رو کبھی ریا دو

ملا تو لیلی و مجنون کی تصویر کی — نہ وہ تیری منظا یا اتی

سمرا یا دو اغ کہا می یا بن تن کہاں — بدن بیت اپنا طا خلعت

جو مقبل بیت ہماری یا ماری یا — سفر کی جائے پہا سی مسیر تا

کہان اپنی نقشان کو میوان کی — کلمہ سب بیت رو ب و

وفور سوزش پیہم سے گلشن ناؤ کی ... — دیا زلفوں کا ہر یک سخن جدا اوج ... اپنی افلاکی

نکلیں سے بدلی ہو جا روشن ... — موزوں کی زبان سے ... جو روانی

... کی ریشہ ... سے — ہر یک ذرہ کی آنکھ ... سے ...

... کا گرمیہ — ذرا ... رکھ ...

اب بیش تکلف نہ ہو کی اضطراب ...

کیونکہ ... ہیں جا وہاں پر ... — کہ تیری واسطے دل ... مشکل ...

غزل میر کرسنا داس ... ملیح ... نم دود

تمھارا ... مدت سے ... معمول اکثر تھا

ہمارے ... کی بربادی کیا ... — شکایت روز ... دل ...

تمھاری سرو ... آتی کیا ... — تو ... جون ... بار ...

بگولے کی طرح جوش ... — پھرا ... جنگل ...

نہ ... کی مار ... تیری ... — تیری ...

لب ...

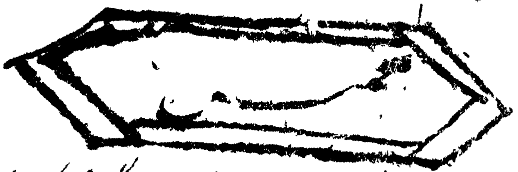
اب موت کو وا مت رو خدا جی بگیا ستمگر — کہ رہے ہم المخفل سے بری آقا

ہی غیروں سے ہی ہم آرام گئے ہیں یاد رہو سیدی — ہنس شکوہ کبھی ہی کا کیا

[illegible] — ہیں کی یوں ہی ہم روئی ہنس سکتا ہوں اب

ندانی کر دیا ہی موم دو سکو حق و عمر — واسطے کن تمہارا ہے میری

معلوم نہ تم ... مختصر کر کر — [illegible]



کہو کسی حوادث کو جا ہیں دینا — کہو روح کیا ہے جسکو بنانی ہیں دینا

اور ام کسی جا مجھی بتانی ہیں دینا — کوچہ سے ہی تیری جو جانی ہیں دینا

و سباب سفر بھا قسمی او تھانی ہیں دینا

اب کچھ نہ جلدی زرد ماسی کیا تک — قسمت ہیں لکھی میری رنج بہات

دل جو جی جگا ہی کو موجود ہی جاتک — ابی رس فلک کو میری او قاسم ہمیں

غم کھاؤں تو تم اپنی بھی کہانی رہنے دیتا

کردا کہ پھری کوئی نہ فقط ہم سواری — بندش وہاں لگی ہے کہ کچھ اور سواری

دل اوس نے اقامت کی عشق و ہوس نیازی — شاید نہ رہیں اون کو اجازت ہی پیاری

زلفوں کو نہ میری ہاتھ لگانے رہنے دیتا

اے حیات تجھ بن جی بھی ولقرب بادفنا — اور آتش فرقت سے نہ ہر شب مجھکو جلاتا

جوں شمع تپش جلی جو وہ آرام سے سوتی — یارب کہ شب اوس کی بھی سحر ہونے نہ پاتی

جو مجھکو پھری سے منی اپنی رہنے دیتا

رہنا تو گوارا ہی تھا مجھکو وطن سے — اچھا تھا نہ ہٹنا کبھی رشتہ سے بھری بھی

تا عمر نہ ہی گریبان سے لاتا — کہتی ہیں کہ ہر فصل کا گل ہی جیتا ہی

کیوں وحشت ہو اوت دہوم مچاتی رہنا دیتا

کیا جان کسی حسن دلبری کی سوچو — مشتاق کی فرقہ سے توقع کہو کیا ہو

جو شمع و گل لائی وہ ممکن نہیں اب تو — دشمن وہ بیابان تک نہ سلم لو صبا ہو

شربت مرگ

تربیت پہ میری یہاں آج نازاں دنیا

وحشت کی ہوس کیلئے ہیں یہ پیچ
کہئے کہاں تک کریں ریشمی دامن

دولت کی بھی دوستی کا پاس اگر ہے
اے مصحفی یہہ خوبی ایسی درست تو ہو

مجھکو یہہ گریبان سلانی ہے وہ دنیا نہ

یہہ وہ خورشید عیاں صورت خورشید سا تھا
جسکے آگے یہ دیرہ نشان میں سحاب نور تھا

بہ لب حیران اوسکے رخ پہ دیدہ بیدار تھا
اس قدر محو تماشائی یہ نت دلدار تھا

حلقۂ چشم اپنا اوسکا رہ رہا دیوار تھا

وہ آیا تھا تو گھر بالکل خراب و خوار تھا
کاٹتی گرد دور تا ہر یک در و دیوار تھا

پیر مرد پیر نشین یہہ طالع بیدار تھا
رونق افزا یہاں جو کاتب عمر علار تھا

کاتب ایران یہہ رشک خامہ عطار تھا

نمبر سوم

ایک مدت سے وہ کہانی ایک کی لکھتا تھا — یہ بسر الفت در او چار دل کی سی تھا

دیکھنا مجھکو جو ہو مجھکو ... — ... تک نا ہیں سوی کی اور ان

... میرا اور اوسکا وعدہ دیدار تھا

گاہ شتاب ... — بخت جاگی ... جاگی

خون دل ... — بخت جاگی ... جاگی

زیر پای یار شب ... دیدہ خون بار تھا

اب صبح بحث ... — شام رفت چشم ...

سر یہ ... — اب سیری زلف ...

چشم جانان تو یک مدت سے بیمار تھا

اوس فی سو وارہ ... — زیر دیوار اوسکی ...

نارسائی ... — ہو گئی صرصر کا ...

ورنہ بام یار تک یک نردبان دیوار تھا

... حیدر ...

ہم جدا اوس سے ہوئے تو دیکھا ماتم مجھکو تھا نیلگوں اپنا کفن تھا [illegible]

وہ جو آیا پوچھا تو ہر طرف ہوا ہے ماجرا بیرقیب [illegible] شیشہ عکس اوس کا [illegible]

تار تھا سوفی کا جو اپنی کفن کا تار تھا

ہو وہی حاصل جہاں میں جو قسمت میں رقم کہ جیسے رکھی مجھا سمیں سیکڑوں غم

یہ بیچارہ الگ ہی [illegible] شمع کی کا کی تو [illegible] دمبدم

[illegible] گویا مرغ آتش خوار تھا

درد فرقت سے کہاں ہی مجھکو امید حیات جل گیا یہ سادہ دل [illegible]

ایک جھلی سی تمنا پر ہوا صید حیات وہاں کی امید مجھکو ہو گئی [illegible]

ورنہ میرا یہ یہاں جینا بہت دشوار تھا

موت کی اسباب یا رب خود اپنی ہو گیا صورت نقش [illegible]

منہ ملی [illegible] زخم اپنی [illegible] نیر کی ساری شب [illegible]

شوکت خط یار گو علم زنگار تھا

تھی قدر انسان ہونے کی مشکل جب پری
تب نقش بت ہی منجی تسخیر یاقوت لعل سے بھی

حلق تر نمبت شیر اور ماتھے ہیں پی بتگی
تھی نزاکت اوسکی تا بیخ خونکی میری جو کہ ہر

میں جھکا ہی سر تھا وہ کبھی ہوئی تلوار تھا
تشنہ گو فی

چھوڑ مسجد لگ جو بت خانہ کی جانب جا ہی
عشق دل و مسند رہتا نا موس

ہم تو اسی جنس اوسکی سنجیت حیران ہو گیا
کر دیا زاہد کو کیا کافر تیرہ شوق

جا ہی بیسہ کی گردن میں ہی پیرا زنار تھا
با خون کی

کس طرح اہل جنوں میں ہو نجاوی اپنی دونال
وادی پر خار میں تھا سیر ہر قدم جان

جون بگولا رات دن ہم بگولا اور آیا شہر خاک
جیب گریبان سے ہوئی

ایک لخت ہی نہ تھا دشت جنون میں کا تھا
ترک جیب

ہم کبھی مقبول وہ ہر جو باتم ایک شب
ہجر کا تار رہا دل سے ایمان جب

دشمن جانی تھا پر وہ اسکو تو اور ہا
غیر نے واحد سے جسکا تاج کیا کا تار

دست گل خوردہ میرا اوسکی گلے کا ہار تھا

کیا مونہہ

کیا موشہ ہی کہ طاوس کی تئی نا نہ تھا   نقشہ اوسی دیکھلا دی اگر بیٹھ نگا

وہ طالع بیدار ہی بجھ ہستہ نین   بوسہ جو بیا خواب مین یک غنچہ دہن کا

داغونہ نہین ہی عالم میں تری گلہای چمن کا

عوضی اگر جسم ہی ہزار رم ہی اوتری   اور زور خدا اقت ناوہ دہ ہر ستی

دردو ہیں ہی عشق کا ہرگز نہ شفا پای   چھوٹ ہوی مہینی جو تیری بیمار آکی

ہوتا ہی غدار کی ای بہان دل کی جلنکا

کیا ہووی بہار ہی کمال خستہ کی دولت   افروختہ ہی گل سی دل ان ای شب دولت

سینہ ہی منیک مسری پا ہی دولت   الودہ خون ہی خلش خار کی دولت

سرایا ہی مین رنگ ہی گلہای چمن کا

سرمہ کی سیاہی جو لگائی تو لگا کی   وحشت الزا اک ستا ہی یا تو ملاکی

ہو جاوی رہا ہی جو گرفتار ہی   انکھ ت تیر تیغ جو کری بیمہ

کہ چھٹ نہین انداہی بیہ عالم ہی اولکا

نقشہ رین کا تماشا میری نظر دیکھن اپی اختر   کم عارض کلیوں سیتی کر چادر نسترن تا ...

ربنا ہے تیرا ... جوانی شوخ میر   بی چادر مہتاب پہنی پھولوں کی

آتی رنگ یہ انکھو بچن تیری گلی کا

فرہاد بڑا کوہ سیتی ٹکرائی اگر سر   جھلکی کی طرح خاک ملی تیشہ سراسر

انجام یہ ہی تیشہ ہی جاں اور اگر   بن کروہ بگولا سا پھری [illegible]

ملتی کا نہ قیس کو رستہ میری بن کا

رشحہ میری اشکوں کی یہ ہی ابر کرم ہن   سرسبز ہی جا ہی کس ... ایک جبا

دل اپنا دیکھا رو لگا جو دم میں آگ   جس طرح لگا تارہ کہیں نہ ادھم

رب ہی تو یہ عالم ہی میری جانا کا

اللہ نگہدار ہمیں [illegible] نادان   اندازے نہ تحقیق لگانا منہ زبان تا پایان

بکری یہ بنا و ... سخاوت مجنون   گاتی ہی دو ... کی باغ [illegible]

دل کھو ... نہ ہو ... تیری [illegible]

یہاں میری دلیہ یہ میرا [illegible]   یہاں عہد کو یہ میرا [illegible]

اقرار نہ ... یہ مرد ... ہوا تھا   وعدہ و ... میرا [illegible]

جز [illegible]

جو تیری عاشق ہوا نت غنچہ دل تنگ

ابرو کی کیا جیکہ ادا در بانی لی ہوش لیا مجکو بالکل ترکی بھی

تجھ تیری ہی صورت کی ہی معدور ہون اوپر [illegible]

ہون دیکھنے والا میں تجھی وعدہ [illegible]

گورا ہی بدن اور بھری گات اتی ہی اتی حسن خدا داد کی ہر روز شرف

منزوہ بھی [illegible] ریان نہ صبا کی ہون غنچہ ہی ہر لحظہ اوپر [illegible]

جو بت ہی بلا و شیخ اوس [illegible]

موباف تیری کا کال [illegible] گویا شفق شام ہی [illegible]

موباف میں اس ساتھ [illegible] لگا تھی [illegible] ہن زرہ لکھی [illegible]

داغ خون نہ کیون [illegible]

ای کچھ نہ بندہ چاہا ہرگز [illegible] ہوتا ہی وہی جو کہ کیا چاہی مقدر

حال ہوا انگشت کا جو تیری نگہت نہ جیکر وہ میں اکو نکر

نہ تجھ بن رہا ہندوستان

کہ میں نے یہ تیری فرقت میں دل کر یک سما نے بسمل

اب کہاں ہے تو امید وار دوران تو انکھوان میں میری

تو سینہ پر میری دست لگا کہاں سینہ میں

تیری کہنی کو سمجھا ہو اپنی لعل ہی کب ہی قراری

کلام اب کیوں نہ ہوا خلق خندہ

اسی خلق حسن کا بادشاہ

بخت محل پر شہر سان جیت کر

جب تیری گھٹا ہی وہ ان ناز

جون بگولا خاک سیتی وہ ان

کیا وہ الله

کیا قد بالا کی شوخی میں کرون کس کو [illegible]
عالم بالا نہیں کرتا ہے بالا بھی مجھے

اوس قامت کی ہون شوق میں عالم تمام
تھک رہا ہی لامکان تک ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر مجھی

مجھ سی خلوت میں وہ ملتا ہی نہیں اس بیخودی
یعنی کہتی ہے بہانا اوس کی تنہائی مجھی

ہو گیا سوز دروں میں ان ہی کی مشکل [illegible]
تیری یکتائی کی عالم نی کیا یکتا مجھی

خم سی اوس پیچ کی [illegible] ہی گیسو کی واقف
اب ہی احوال اپنا کچھ نہیں ملتا مجھی

ہو رہو میں بری تو یہ کیون کر ہون تم
فخر ہی میرا اگر تم کر رکھو اپنا مجھی

ناربر [illegible] [illegible] کیا میری
اوس کی خوش [illegible] لگی ہی بخشش [illegible] مجھی

زور ہی اشعار اب وہ لب سنا تا ہی مجھی

آفرین اپنی لب جان بخش سی [illegible] مسیحا مجھی

تا نہ ہو [illegible] نظر آیا لب بیا مجھی
[illegible] بحر بیر [illegible] تم [illegible]

کیون ذرا سی بات پر [illegible] کیا [illegible] مجھی
کہدیا ہوتا بلا کر کان میں تنہا مجھی

عالم مارے میں جوبن کی دکھلایا مجھے
زلف کا عالم جو یاد آیا تب [illegible] مجھے

وس مژگان سے چھپایا چشم کو تیر نظر
نا لطر اودی خوبونکا رخ زیبا مجھے

جو دل کو جاتی ہیں اور جان [illegible]
دل نے آنکی چہرہ کی رستا و بان [illegible]

اشتہا ... ہیں اونہ [illegible]
کردیا تم نے جلا کر خاک در پر [illegible] مجھے

فخر ہی کافی مجھے اہل جنون [illegible]
لوگ کہتے ہیں تیری زلف کا دیوانہ

آنکھ پھر جاتی ہے اون ہو گیا [illegible]
گردش چشم بیان سے [illegible]

جس طرح او سے خفا [illegible]
نا منا ہی انکی خود وہ شوخ [illegible] پیمانہ مجھے

بی قراری ہی ... جو [illegible]
ای دل [illegible] رشتہ [illegible] مجھے

کردیا بی [illegible] دلداری نے [illegible] حال

اب اپنی حال پر [illegible] اب رویا مجھے

[illegible]

دام میں پھر زلف پیچاں کی ہے پایا انہی — آہ کیا رو سیہ تجکو دیکھا یار نے

چاند سا مکھڑا جو شب اپنا دکھایا اس لے — ماہ کو حلقہ نے گوش اپنا بنایا اس لے

رب نے نام خدا ایسا جو بنایا ہے تجھی — دل جو راکھیں تھی ملنی سیتی چرایا اس لے

چھٹ گیا ہاتھ کی دامان ... — ہاتھ سی میری جو مین ... چھوڑایا یار نے

طاق نسیان پہ رکھا ... یاد — صاف میری یاد کو دل سی بھلایا یار نے

کر رکھا اپنا جو تمہنے ... — جیا لجا کی بھرتی سی لجایا یار نے

دل کو مجھی ... — نہ ایسا آشنا کو یوں چرایا اس لے

پتلیوں کی طرح سی آنکھوں ... — ناوک تفی کو پھر دل کو چرایا اس لے

چھوڑنا ہی کب تمہیں ... علام — طوق سودای کو ابی ... یار نے

مجھ سے بی پھر بات ... — ہو کی ... ایک ... پانی

یک غزل ... سی ڈیب کی سنادو اور بھی

اس میں نو انداز او ستادی دیکھایا ابھی

ہاتھ میں سی میری جو دامن اٹھایا ابھی
جلوہ تم باتیں بیان مجھکو سنایا ابھی

سب کو خلوتیں میں جب تیری روٹھایا ابھی
صبح کو جلوت ہوئی جب تب منایا ابھی

کیا تعجب ہی قلم کی گر شکر
جو لب نی سی لب شیرین لگایا ابھی

رشک حسرت کی تیغ جنبش جھانکی گرا
اپنی عاشق کو جو نظر و نسی لیایا ابھی

شادی نامہ میں بھیج لکھ کے نامہ
واہ کیا حرف تمنا کو سنایا ابھی

اکتی ہو رو رسی تو کرتا ہی کون رسوا ابھی
خوب چشم خشک پر طوفان رو ٹھایا ابھی

حلق و شہری کی منت کی اس دیوانہ کو
تو ق در چشمی ہاتھوں سی تھمایا ابھی

بخت سرگشتہ ہوا ہی ات و ان سید نا بھی
ہی سر و پا دیکھ کر جو ترس کھایا ابھی

یعنی دیکر اپنی قسمیں غسل کرو ا کے نہا لی
خلعت شاہانہ منکو اکر پہنایا ابھی

بہ بہانہ نہ نیند پنہا بن سہرا سر بہ یا بد
مختصر میں بہلی اوسی لیکر لیا یا ابھی

وصل کی امید رکہتا ہی

وفا کی امید رکھنا تو جیسا کہ گیسو پیچ

اپنی ہاتھوں سے جو ولولہ سا بنایا آپ نے

بوقت قتل کے کرا ان سب ہی تیر تب — ہاتھ جوت نکلا ہے اب کی شمشیر پھرا کی

ہم ان آنکھ جب تیرا ہی نوشتہ ہوا — پھرا ہی ہے آن تقدیر کی تحریر پھرا کی

لڑا ہی انکھ جب نین سے محض پرکھ جب — لگا دل لطف تیری محبت کی تصویر پھری

نہ ہر موئی مرہ کس طرح چشم جو پیشانی — مہر کی انکھوں میں تیری چاندنی آتش پھرتی

زلیخا سے بچا ہے یہ سو ز بوں تا عالم — تو مجھ کو دینی ہے وہ ماہرو کی زنجیر پھری

بار بار بیتاب ہے اب لعل بدخشی کی — جو اپنی خاک اوس ظالم کی دامنگیر پھری

عوض بحر سودا ہوا جب نہیں شفیق فارغ — فنا کی بعد تمہارے ہی کی زنجیر پھری

عذاب قتل سے اوروں کی بعد نعمت مقتولان — کہ تجھے اپنی ایک خون دیے تکبیر پھری

رقیب اوس سے مرہم باندھ جو کشتہ ہوا تم جانثاری سے — تو مجھی پہ ان مردوں کی تقدیر پھری

تامل سے کلام جامی کی کریں عاقلوں کی — کہ جب لب سے بھی ہو کی باہر کہاں تقریر بھی

مسرور ہو گی تجہ خاک ہی پا کی جو مجکو — نکہت نبی کہاں زیب جانب اکسیر بھی

سوال وصل پیر بولا یہ تجاہل کیسا ہی بلا — اجل سے پیر تیری کی لگی جانب تعذیر

کہیں طفلی میں تجھکو مست نظر دیکھا تھا ماں عزیزی

تو لب تک رسکی انکھوں میں وہی تصویر پھرتی ہے

تاریخ لوح ہم شہر ذی قعدہ [illegible] ختم تمام کلام نظامی

زمان که بیمار زرین شد لگند — طاووس طلا شد

خورشید ز ... کرد به سنگ — تحقیق که لعاب ... باشد صدرا

نگر دیدم من سر بازیگاه — چه روی سفید و چه بخت سیاه

از قلم ... عمده ... حکیم ... قلمی شد

الی ما بشر [illegible] طفل محمد علیه السلام

[illegible]

کتاب کج رفتار و حوادثات [illegible] تا اینجا [illegible] رسید

[illegible] اسرار [illegible] مینماید

[illegible] برخواسته

[illegible]

[illegible] اول

[illegible] خلق [illegible] قصد [illegible] نمود [illegible]

[illegible] نشسته و [illegible] آتش [illegible]

[illegible] روز [illegible]

از رحمت [illegible]

[illegible] نمود

[illegible]

[illegible] امر [illegible]

[illegible]

[illegible] و [illegible]

[illegible]

تحریر منقبت شاه ... کوهر ... معانی گشت

زبان ... باعث تقریر ... مثل ...

آنکس که در زمانه ندا ... تطهیر ... شد

به ضمیر ... تجلی ...

... که ... ...

... ...

... لایق ...

... که ...

ندیده ... علی ...

... دیگر ...

...

... دو ...

... ذلیل ...

... شد ...

... ...

بنام ایزدی رفیع المکان [illegible] را پاینده کن [illegible]

[illegible] ملک [illegible] [illegible]

[illegible] کرد [illegible] جهان [illegible]

فلک [illegible]

[illegible] شمس [illegible] فرزانه او

[illegible] [illegible] [illegible]

جهاندار [illegible] نژاد جهان لغمان

[illegible] الطاف چه گویم [illegible]

[illegible] بلتیم

[illegible] نظر کرده [illegible] کرده

[illegible] پاینده [illegible]

[illegible] محمود را

[illegible] بانی [illegible] دار [illegible] سکندر [illegible]

د شوتن استحسات از سال فلان دست مغلوبستہ بملک علم اہالی شدہ او

رہای سپاہ و اوان بیش شہر رستم نظامی بہری

کہ سرامت بجز شہرا حضرت حضرہ

نادر در فتیا عام سالہ ایشا

سلندر و آن یا بعضاً زیا علما بوس عنایت فرمود حمل از میراں

سلطنت ہات دولت گذشتہ بہ بلت السلطان ایشان شوت

اورا حیدر مندلند بیکہ اگر کسی بشما را زند کا ان را

ہرچہ ۔ لعنت نامہ ی آزاد اقوال سنہ

خواہد ماند ۔ ت ی عیا از ادا

بیرکتا ر ۔ سہ کہ ۔ اہد براد عابل ابوب ۔ ساہ ما سم

از مع ا زعنا بیت پدر ا ۔ ۔ ۔ شاہ

النسید ۔ اقبل

عالی جنابا وعلماء اسلام منتشر مبو ر ۔ بود مشہور بشت

آکو

تیر و حرفه است جایزه و نه برای استاد [illegible] برای بد کار [illegible]

و برای [illegible] و حرفه تعارات همه و اگر برای مساکین [illegible] است

و حیرت [illegible] آن [illegible] [illegible] نسد [illegible] القیاس [illegible] و کوه و کوه [illegible]

[illegible] [illegible] گراخفا [illegible] [illegible] همه اولاتر

[illegible] دو آن [illegible] خواهد است [illegible] مبتنی است کراد [illegible] خواه

باشد [illegible] و نامل [illegible] محقق از خلق [illegible] آن [illegible] نفس [illegible] میخواهد که برا

مردمان مطلع [illegible] خود [illegible] علیها است تمیز [illegible] و حدود [illegible]

عنوان کمال تمیز در آن [illegible] با نفس [illegible] بیگردن است و [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عظیم است [illegible] ذکر

[illegible] جمع [illegible] بسیار [illegible] بعض از آن [illegible] و برخی نا حق

و [illegible] [illegible] که سلسله [illegible] است و چون جمیع [illegible] دست [illegible] دراز

[illegible] است [illegible] دارد [illegible] فرو مانده [illegible] دیگر نیست

که جمیع طامعان [illegible] بسازند چرا که [illegible] گدایان [illegible] چشم را

[illegible] دست طمع کوتاه [illegible] سازند و در [illegible] آن [illegible] کار [illegible]

تا آنجا که پس هرچال خفا در داد شادان باشد

منقول است که هارون رشید پس از استیصال برامکه اگر گوش کسی

نام آنان را که بر دوستانی ایشان [illegible] نباید از القاء گردد [illegible] جز [illegible] را آنچه

چه بسیار [illegible] [illegible] مینمودند [illegible] بر و بلای [illegible] را عالم

که از سرای [illegible] دهای حاکت [illegible] مانده است رفته جز دیگر [illegible] ایشان

نشسته [illegible] قوم [illegible] اشک خون رشک از [illegible] حالات

چه [illegible] جاری مینماید [illegible] آتش عشق اشتعال

یافته فرمان [illegible] و آن دم [illegible] را کشتن [illegible] ایشان

خاطر [illegible] نشد هارون بقتل آن حکم [illegible] پیر گفت ای خلیفه [illegible]

اندکی از وقت [illegible] حصه مرا کشتن [illegible] درباره من [illegible]

حکم داد پیر گفت [illegible] سلطان و ملوک دمشق است و آبای من [illegible] خدمت

سلاطین آن [illegible] بمناصب عظیم و بمدارج فخیم [illegible] باز داشته تا [illegible] از کرد

فلک ستمگار [illegible] حیف [illegible] فصلت [illegible] بجز آن [illegible] هرچال جلای وطن

انجمن

هوا ... در ... آن ... بقد ... [illegible]

... [illegible] ... بخش ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ... گشته آباد ... [illegible]

... آن ... فلات ... [illegible]

... جام ... [illegible] ... [illegible]

... است که ... [illegible] ... شود ... [illegible]

... [illegible] ... تعداد ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible]

بهر رای بعضا ضیا [illegible] مند از شنیدن این قبیل و کرم [illegible] دیده [illegible] میباید [illegible]

پوشیده نیست که [illegible] عالم [illegible] پیدایش [illegible]

[illegible] از آن [illegible] و کسی [illegible] از عطا و احسان نیست [illegible]

میفرماید که احسان آنست [illegible] پیش از خواستن و بعد از خواستن

[illegible] خاستن [illegible] است و از حکا[illegible] [illegible] که فرق [illegible] کریم

ولئیم [illegible] و باعث [illegible] است گفته اند کریم [illegible]

[illegible] نه شود و دیر [illegible] ولئیم آنکه دیر [illegible] شود و [illegible]

سخی الحق [illegible] است و بخیل [illegible] حقیقت سخی چرا که سخی [illegible]

میرد و بخیل [illegible]

برای دیگران [illegible] عطا [illegible] و صدقات [illegible]

بسیار است از آنجمله اگر در حق [illegible] است [illegible] گویند و اگر [illegible] برای

[illegible] شد

اختیار کرده و محنت سفر که صورت سقر است مبدل نموده بود. ان

محنت و خواری خود را از سواد بغداد برساندیم چون وارد شهر شدیم از آن

جمله یکی برادر مسعودی نشسته و کمی سر گذاشتم و من بتو شنیدم که کسی ما را در

بوار در جا دهد ... با ... آمدم دیدم که کرده ... هر دو بیابان ... بیت

جای وارد شد مبدل نعمت کرده ... مبدلو میسر شد توان ... پیچ

مشتعل ... صبروا ... نبود در پایان جامه ... نگاه بسوی

مسجدم که در رفعت و بزرگی با عرش برابر همسر بود و در جنب آن ... ان ...

مناره داشت که از آن بلندی ... قصر نالیس ... و دیده پیش جمع دل ... زبان

هر روی ... ان ... دو ... خواجه ... پرده برداشتن و مرا ... مشغول

مهمانان شده داد ... بزرگان ذی شان و امرای ... مهمانان در صدر مجلس

رونق افروز شده و من در ... لغال الشه ... از شخصی کم بهلوی من بود

تفحص نمودم که این مقام کیست ... اجماع چیست جواب داد که این

مکان و محل برای ... است و سبب اجتماع ... نکاحی است ... که مرا اسم

تن و مچی اداکرد دیرخانمان طبقها پر از زر آورده پیش هر یک نهادند

و طبقی نیز بمن دادند اهل محفل لف حضرت بکف آورده بر خواستند

من هم خواستم که بیرون روم ناگاه غلامی رسید و مرا باز که داشتند

بیقین دانستم که طبق زر خواهد گرفت مکار همراه خود مرا نزد حضرت

برد و مرا بر دادند شیخ بر خواست و مارا در جنب خود جا داد و احوال پرسید

من آنچه احوال بود مفصل بیان ساختم فرمودند [illegible]

[illegible] ها هستند گفتم در فلان مسجد گفت [illegible] این هر شوریده از

اینجا [illegible] غم مخور و غلامی را نزد خود طلب [illegible] چیزی در گوش او

گفت و خلعتی فاخر نفیس بمن ارزانی فرمود و تمام روز مارا بجا لعشا

نزد خود نگاه داشت هر چند از اقامت خود انکار کردم و گفتم که یاران [illegible] منتظر

در آن مسجد گرسنه و تشنه اند [illegible] از من [illegible] اندازند که خبر [illegible] ایشان نماید

هرگز رخصت نداد چون حضرت خورشید بجلوه گاه مغرب شتافت وقت

بجا باران

با همراهان اختر بصد زیب و زینت بر سطح فلک نمودار شد [illegible]

از نور خورشید جمال روشنایی بخشید ما را اجازت داد و خادمی همراه کرد

تا دلیل راه من شود خواستم که سوی آن مسجد روم خادم از آن راه

مالغ آمده مرا بقصر فرحت افزای برد چون قدم اندرون نهادم متعلقه

خود را بر کمال ناز و نعمت دیدم از بسی حیرت حیران شدم و از [illegible]

تعجب انگشت تحیر [illegible] جمعی آمده ما را بحرمت و عزت تمام بدین مقام آوردند

واقسام اطعمه والوان لباس پیش ما نهادند و زنان خادمه برای خدمت

معین کردند چون براین حال اطلاع یافتم حمد و شکر حضرت واهب

العطیات بجا آوردم همانجا طرح اقامت انداختم و پیوسته از خدمت

برمکیان مشرف می شدم و از انعام عام ایشان بهره وافر اندوختم

اکنون ای خلیفه تو خود انصاف کن اگر بمدح و ثنای آن جماعه رطب اللسان

نباشم چگونه بکفران نعمت منسوب نشوم بار دیگر [illegible] این

قصه پنجم بر تسلی دادن جوانی حیرت افزا شنید ز اربعار بکبر رسیده

هزار دینار طلا پیش آن پیر بنهاد و معذرت خواست پیر آن دنانیر را

بدست آورده گفت ایها الخلیفه هذان الدینان

برکات البرامکه

تقاریت که شاعری قصیده در مدح ابوجعفر المنصور بانیه که از خلفای بنی

عباس بود گفته بود در خدمت وی خواند خلیفه را تحسین و آفرین

بسیار نموده مرحمتی نکرد چون بیرون آمد با جمعی از امرا و اعیان

گفت که خلیفه شما دیوانه است این سخن فلی الحال بسمع منصور رسید

شاعر را طلب داشته فرمود که جنون من از کجا بر تو ظاهر شد

جواب داد که بزرگان نامدار و امیران باوقار نظر خود را نگاه میدارند

و در بیمه کس از علیم عنایت نمی بینند و هرگاه نظر بر کسی می اندازند

تم

انگاه را بهوی ظاهر سازند چون بر ان نظر کردی تحیر

منوده بالیقین دانستم که اثر آن بظهور خواهد رسید چون ها ...

شدم دانستم که نظر تو عبث بود پس اگر چه ... سخن جمیل

ان عظیم الکان مرتکب فعل عبث شود گمان است که در

خلل در عقل و دانش وی راه یافته باشد سخن کلام

شاعر شنید بغایت ... و در صله آن قصیده هزار

دینار طلا بخشید

نقلست که ماهی گیر روزی دام را بدریا انداخته نشسته بود ناگاه

چون دام را از آب بر آورد ماهی دید که در دام افتاده که نقاش

قدرت نقشهای رنگا رنگ ... از خطوط ماهی

عجیب و غریب ... چون چنین ماهی ... دید ... خوشنود

شده و در دل گفت که اگر این ماهی را زنده در حضور پادشاه

رود البته بدین وسیله جمیله شب ظلمانی در عین بیداری

مبدل خواب شد پس بتعجیل تمام بسوی درگاه شاهنشاهی

گردید ... پس مثل دل ماهی بی آب در طپیدن که این عجوبه

که بنظر سلطان خواهد رسید خلاصه کلام بتعجیل تمام بدر شاه

رسید و احوال آن بلغور بسمع سلطان رسانیدند که ماهی

گیری امروز برای حضور ماهی آورده است که اگر نگارنده نقوش

نگارخانه چین آن را بیند انگشت حیرت

از دندان حیرت گزد ... بر معشوقه ما می خود یک سر قلم

می کشد ... حکم احضار بحضور فرمود ماهی گیر حاضر

شده رسم آداب بجا آورده ماهی را پیشکش نمود شاه

حکم کرد که ماهی را در میان حوض اندازند تا بخوبی دیده آید

چون

چون ماهی را در میان حوض انداختند تماشای حضار مجلس شاهی

معاینه آن ماهی را می نمودند و بر قدرت قادر علی الاطلاق تعجب میکردند

شاه را بحر کرم از جوش آمده و سحاب همم در جوشش آمده

سوی وزیر فرمود و گفت که دو صد دینار طلا این ماهی گیر را

انعام دهند وزیر در دل خود اندیشید که این قدر زر قیمت ماهی

نمی شود و در شاه به انعام این مبلغ حکم فرمود پس حیلتی چند

باید ساخت که این قدر زر نه داده شود بعده در دل خود

این سخن اندیشید که ازین پرسید که این ماهی نر است

یا ماده اگر نر خواهد گفت جوابش خواهم داد که مثل این ماده هم بیار

و اگر ماده خواهد گفت خواهم گفت که نر بیار خلاصه از این عاجز

خواهد ماند پس از این سبب در نزد آدمی خواهم نمود و خواهم گفت

که وقتیکه مشد این دیگر خواهی آورد تا می شده او داده خواهد

لب ه از شاه عرض نمود که قبله عالم از این هم رسیده شود

که منزهست بداده شاه از ماهی گیر پرسید که ماهی نر است یا ماده

گفت شاها این جفت است شاه بر سخن وی بر خندید

و وزیر در دل خود نادم کردید شاه فرمود که ماهی گیر را فیلحال

چهار صد دینار طلا دهند همین چهار صد واحد را که در این

زمان فیض اقتران بر آنک ابهت اقبال شمس بازغه

عزت و اجلال را طالع ساطع کرداینده وازبدل اعطالیش

عالمی را غنی کرده یعنی حضرت معلا درجت

یا قوت لعل بها گان سخا مبدان فیض و کان مخزن

جود و نعیم جهانگیر دوران همایون زمان جناب

نظیر الله مولانا محمد جهانگیر خان بهادر شمشیر جنگ

ادام الله عیون الطافه جاریه و نسمات اعطافه ساریه

از نوال نوال التفاتش عالمی آزرده و ازجود بی دریغش جهانی در طرب و حبور

خسرو ... فاقه برافتاده ... بکه بذل نقد جوار ... بود

حاتم و فضل و حسن ... نچه ... موردند دست زر پاش ... جا ... صد جود

سبحان ... گوهر ... آبرسیت که بر ... سیف ... ان و ... ش

صبت کرم و احسان ... و ... بذل و امتنان والحمدلله که دل

شاه ... بحریست که ... عیان و ... سخای

... و ... ش اخلاق ... اقلیم ...

... ستان ... عنایت ... آباد

... سکون ... دی ... سرور شاد

محمد جهانگیر فرخ سریر — که از جود عامش جهان شد امیر

ز باغ سخاوتش عطا یک شجر — ز بستان جودش کرم یک ثمر

ز تحت الثری تا ثریا ببین — ز قطب شمالی سپهرم تا یمین

که مشغول و مرهون احسان او — جهان شد ز فیض احسان او

اگر یک سر مو کرایم قلم — بود وصف صفاتش تمام رقم

شود خامه ام خط ریحان نگار — خزانم بدل شود از بهار

شهی آن جواد یکه از داد و جود — کند عالم ز بهرش سجود

بهمت بلند و به بخشش کریم — کریم کریم کریم کریم

بود عمر و دولت عزت از شمار — الا تا که دارد لیل و نهار

بود شمس اقبال او لا زوال — رفیعی از آن نور پا بکمال

بر دلیران میدان سخن طرازی　درستم گردان بیشهٔ سخن پردازی

مخفی نماند که شجاعت در قلب انسان عنایتیست از جناب کبریا

در کتاب نصایح الملوک نوشته است بادشاهی که او را شجاعت

نیست همچو بازار کانیست که سرمایه ندارد از غنوست سپردان عادل

برسید که شجاع تر کیست گفت کسیکه بعد فتح

بر اعدا یافتن بر دشمنان گناهان ایشان را بخشد جرایم شانرا

بعفو بدل کند لله الحمد والمنه والصلوة والسلام

علی سید الانس والجنه که حضرت رستم زمان اسفندیار

دوران ضرغام نیستان شجاعت یکه تاز میدان شهامت

سکندر نشانی فریدون فری　منوچهر منشی جهان داوری

جهان پهلوانی که در روز جنگ　خورد غوطه در بحر خون چون نهنگ

ذوالفقار یکه تازیست از شدت لو النصرت از سکان ارش

خدنگش که پیک اجل جان رباست ؛ چو تیر قضا و قدر بی خطاست
عدو اگر کند یاد تیغش ز بیم ؛ به سینه همی گردد دلش دو نیم
بود در روز رزمش دوان در رکاب ؛ هزاران چو رستم چو افراسیاب

جناب نظیر الله محمد جهانگیر خان بهادر
شمشیر جنگ لازال منصورا علی اعداء الدین بحق
محمد و آله الطیبین با همت دشمن شکنی و خصم افکنی اشجع الکماة
چون اسد بیشه ایست که در قلع و قمع اعدا بی مساوی امداد فضل
الهی و اعانت جناب رسالت پناهی محتاج دیگری نیست

درنده شیر وقت صید گوران ؛ کجا جوید مدد از خیل موران
پی افشای انوار لمعه خورشید ؛ ز نور ماه مستغنیست باید
کشند چون سرو بستان سر به افلاک ؛ نجوید یاوری از خار و خاشاک

ستمگاریکه از برق سیف آبدارش جان بر ستم دلان بفغان بر خود

جبن

چون سپه لرزان وار بیشه از توپ و تفنگش دلاوران از آن

مانند مشاة الملح بوح دست و پا زدان

دران دم که تیغ آرزمانی کند ؛ ز سر تن ز تن از جان جدائی کند

اگر سایر همه زبان فصاحت تبیان و فصحای بلاغت بیان

مجتمع گشته تمامی عمر گرامی را در نوشتن حرفی از دفتر شجاعت

صرف نمایند ممکن نیست که شمه از آن در دائره تحریر

آرند لهذا اسکوتم اولا و زبان شکر ترجمان را بدعا شاهنشاه

نمودن اعلا الهی تا که چتر چرخ برین بر سر تخت زمین سایه

فکن است ذو الفقار صفدری شاه زمان مرغادرق اعدا لا

قائم و برآن باد بحجه و اصحابه الامجاد

بر ضمیر خرده‌دانان دقیقه شناس و نکته شناسان بلاغت اقتباس

مخفی و محتجب نماند که احوال اقالیم سبعه در کتب معتبره علم هیات و غیره

مسطور و مسطر است حاجت ترقیم در این مختصر نیست علاوه لکن

هر کرا چه سحر آمیز باشد - طبیعت اطلال نگیر باشد

از اینجهت عنان ادهم خیال را از آن بادیه منعطف ساخته اداء

مدعا می آید پوشیده مباد که اگرچه بقدرت کامله خلاق علی الاطلاق

هر ناحیه از بلاد ربع مسکون پر از عجایب و غرایب گوناگون است

اما هیچ شهری به نزهت و نزاکت هندوستان و معموری و آرایش آن

نمیرسد اگرچه درین اوان سامان زینت و رواج هندوستان

چنانکه بود باقی نیست ولیکن باز بحسن انتظام فرقه انگریزان انقدر

خوبی و لطافت دارد که در دیگر بلاد میسر نمی شود یکی از خوبیها

اینست که درین ملک ما فراوان را از بر داشتن بار ماکولات

فراشسته بار

و مشروبات و ملبوسات جا که در شهرهای ممالک عرب
و عجم لازم است احتیاجی نیست سیم آنکه در منزل و مقام آبهای خوشگوار
و خوردنیهای با نفاست اثار و جای آرام مسافران و علف چارپایان
مهیا است [illegible] آنکه در جمیع طرق و شوارع این ملک خوف و خطر
از سارقان و راهزنان نیست و سلسله آمد و رفت مسافران
انواع بنا منقطع نمیشود سیوم آنکه سردی و گرمی هند بنسبت دیگر بلاد
باعتدال است چهارم آنکه اثمار که در تمام عالم پیدا میشود اینجا هم موجود است
و علاوه آن مثل انبه و کیله و اناناس [illegible] و جامن و کتهل و شریفه و امرود
و کمرک و دیگر اثمار لطیف که دیگر دیار اشرف از آن محروم اند نیست در این
ملک پیدا میشود پنجم آنکه هر شهرش از عمارات فرحت افزا و بستانهای
دلکش نشرخیز و قریه هایش از جمله شهرهای لطیف و آبهای نفیس
سیرابی و مزروعات شاداب فرحت انگیز ششم آنکه

خوردنیهای خوب و طعامهای لذیذ مرغوب در هیچ اقلیم مثل هندوستان
بهم نمیشود هفتم آنکه لطافت لباس و نازکی اندام و گرمی کلام
و نفاست مزاج آنچه در جوانان هندی نژاد و پیری بیگران این بلاد
است در دیگر شهر و دیار حکم خواب و خیال است حالیا بر ارباب
بصیرت و اصحاب حقیقت مخفی نماند که چنانچه هندوستان در
قالب ربع مسکون بمنزل روح است دار الملک فیض بنیاد جهانگیر آباد
روح روان این کشور فرحت اثر است اگر این شهر ارم سواد را از
انوار خود شب دیجور بیند را روز عالم افروز نمود است و از سیاه بختی
همواره مانند خال چهره زنگی می بود هوایش نسیمی است چون دم عیسی
و خاکش عبیر یست راحت افزا هر کوچه اش رشک چمن و زیبایی
بازارش چون گلشن در و دیوارش مانند آئینه سکندری از رنگ
زمینش هم چون یاقوت احمری آب خوشگوار بهر جانب جاری
زلم

و نسیم بهار بهر ساعت ساری اگر آن بلاد بدیع را غرة بهجة

البلاد گویم بجا است و اگر زینت هفت کشور خوانم رواست

فی الواقع از زبان برآید • بل العجوبة قدرت الهی

سبزی نقش دلکش زمرد را بهر باد داده و درختان صحرای آن

از هواکه نسیم لذیذش شرف طوبی را در ربوده سبب نامه شهرست

گویا که مصور قضا از ازل این نقشه بدیع را از کلک کن پرداخته نگارنده

قماش را صفحه ... کامله خود ثبت کرده از هرجا نقش کج دستاری

زرین کلاهی در نظر و از هر سو نسیم سمر بری سیم ساقی جلوه گر کما قال

الشاعر المعی زمان صاحب کامل الورعی شهسوار میدان سخن

سرور شعرای زمن فرم سیه رزم خسرو بزم نظامی نظام کلام

عنوان صحیفه فضل و هنر قاضی محمد صادق خان اختر

رهی شهر محمود باغ بهشت • که خاکش بود جمله عنبر سرشت

درو گر تو بینی گدا آن بود • مشغا خواند کمتر ... بود

بود از برای ستمدیدگان ・ ز آفات ایام دار الامان

به هر دل که زخمی بود از غمی ・ در اینجا توان یافتن مرهمی

ز بیچارگی هر که شد سینه ریش ・ بیابد در او چاره درد خویش

ز ابنا هر که افتاده دور است ・ در این کوی با آمد آزاده است

چنین شهر دلکش ندیده است کس ・ گلستان جنت همین است و بس

هر آن گل که در وی کشی نظر ・ بود از گل جنتی تازه تر

به هر کوچه اش نرگس و سنبل است ・ به هر برزنش یاسمین و گل است

بهار از چه بنیان ابر ایزد است ・ به هر سو به از رنگ و بوی دگر

درو هست بس شیوه و ناز و طرب ・ ز هر روزه هر دو باده جام خوشتر

در این شهر کس تیره دل نیست ・ دو چشمی اثر بر دل الا اینست

غباری ندارد در سینه ها ・ صفا راست بر سینه گنجینه ها

بود شادمان هر ده ز این شهر کم ・ که چاک گریبان بهست از الم

به هر گوشه اش ساقی خوش خرام ・ بچرخد مکان ده به عرض جام

صراحی نکو است سرو این گلشن است • که در سایه اش بشر را مسکن است

کسی کو در آید باین سرزمین • شود بلند پایه ی جای همنشین

بدی بخت و اقبال رو آورد • طرب مژده از هر سو آورد

فلک بگذرد از سر دلاوری • کند اختر شکل رنگ خرمی

فضلای این مقام در جمیع فنون از سایر علمای دیگر بلاد سرفراز

و شعرای این بهشت البلاد بحکم الشعراء تلامیذ الرحمن

از زمرهٔ شاعران عالم ممتاز. اما بر همه مخفی مباد که تمامی خوبیهای این شهر

سواد فیض بنیاد نه آنکه به رقم مترتمه‌ای که از آن کسی گردید

محض بیمن ذات قدسی صفات حضرت شاه سلیمان جاه

فخر سلاطین کهن فرمان روای اقلیم هندوستان

نظیر اللّه وله محمود السجایا • ضیاء اللّه غوثاً للبرایا

کرد از عقل خداداد خود این شهر عجیب را به اختراع غریب چون

زمین منقش فرمودند بالله العلی العظیم که بهیچ سلاطین تا این زمان

مثل این شهر بنا نفرموده و نه کدام شاهی مانند این شهر را عطا نمود

تا زمانی که مجرای کرم مانند شش نیفرد جشنی بی غلط گفتم و از انبیس سهو

شده بلکه انبیاء سابقین نقش کرم حاتم و یحیی را از صفحه عالم شسته

هر یکی از سلاطین ماضی خزینه از زر و سیم پر ساخت وجود سید البشر

خلاف آن پرداخت یعنی تمامی خزاین را به مستحقان عطا فرموده از وقت

خیر ذخیره آخرت فراهم نمود   بحق سید المرسلین وآله

طاهرین واصحاب راشدین که این شاه ذی جاه آفتاب عالم تاب

ورفعناه مکانا علیا   بدر رفیع القدر ولقد اصطفیناه فی الدنیا

ودیر زمان خود گذار در بستر گشت تا نشان از ابرار برحمت محمد و آله الابرار

هر حکیم دانشوران افلاطون مرتبت و خردمندان ارسطو منزلت

مخفی نماند که چنانچه تمام انسان باعانت دیگران محتاج است امورات

سلطنت نیز بذات وزیران با تدبیر و مشیران دانش آئین تسخیر

محتاج اما باید دانست که کلاه وزارت بر سر آن کس می زیبد که در ذات

آن کس چند چیز یافته شود مثل حافظ اسرار و عدل و انصاف

و علم طریق سیاست و شفقت بر مظلومان و امثال آن از احوال

وزیران صاحب تدبیر و کتب تواریخ بشرح تمام مسطور است حاجت

بیان ایشان درین مختصر ضرور نیست لهذا اکنون قلم را سمت

آباد ماه عامی الله در شکر بی انتها و ثنای لا انتها و لا تحصی که جناب

عنایت مآب افلاطون ارسطو منش جاماسپ دهر ارجاسپ عصر

عمدهٔ امیران زبدهٔ رئیسان مشهور فایز بوداد گستر جناب
نواب محمد اسد علیخان صاحب بهادر غضنفر جنگ ادام اقباله
وزارت جلیله با عدل و انصاف موصوف و بشجاعت و سخاوت
معروف گویا که نام ظلم در عهدش معدوم شده و عدل در میان دنیا
از عدالتش رواج یافته غربا از فیضش در ناز و نعمت و فقرا از جودش
در کمال رفاهیت   وزیری چنان شهریاری چنین
برو دوش نازد بچرخ افلاک دوربین اگر تمامی احوال حمیده‌اش تحریر نماید
کلام بطول انجامد گر بنویسم شرح آن بی‌پایان   مشغول هنرهای بیش کاغذ بود
لهذا بدعا ختم نمودن بهتر دانان را به آن مسئله ز نمودن خوشتر

یارب که همه دولت باد   در دهر مدام با بهم و خرم
خصم تو غمین و دوستان شاد   تا هست مدام سوی عالم

۱۲۱۱ ھ

3404

الحمد لله حمداً كثيراً والصلوة والسلام على حبيبه ليلاً ونهاراً

که این کتاب مستطاب بعنوان اسم لونه حله احتشام پوشیده و قبای

اتمام در بر کشیده الحق که نام هر کسیکه در این عالم یادگار است بطفیل

تصنیفات سخنوران باوقار است چنانچه تاریخ یمینی و شاهنامه

و ظفرنامه و سکندرنامه و اقبالنامه و اکبرنامه و اجینامه و قرة العیون

فی اخبار حصن الهمایون و تاریخ فرشته و مرآت السیر و ذخیرة الملوک

و مآثر الامرا و بابرنامه و جهانگیرنامه و امثال آن که هر یک را عالم عهدی

و ادیب عصری بنام شاه با شوکتی تمام ساخته و به وجه احسن

پرداخته ثبت بد این سخن است

سلاطین که روی زمین داشتند متاعی بجز نام نگذاشتند

کیانی و ساسانی و پیش دادی ز گفتار فردوسی اند یاد

ز محمود و مسعود با تاج و گنج   یمینی از آنها شده نکته سنج

چو تیمور شه سوی دار القرار   ظفرنامه ماند از او یادگار

عوض هر که رفت از سرای جهان   ز بند از لقب انیف و برهان

مرا بس همین در جهان نام و کام   که این نامه کردم بنامت تمام

بمهرت شد کردم این کارنامه ام   چو نام تو مشهور شد نامه ام

شد این نامه نامی در ایام تو   بود تا جهان در جهان نام تو

بزرگان حیات از سخن یافتند   بملک بقا زو وطن ساختند

بعالم ز شهنامه تا هست نام   بود نام محمود عالی مقام

بگیتی اثرها که از انوریست   فروغ دل او از نکه سنجریست

ظهیر از سخن شیخ معنی نژاد   که امداد همین سخن اوستاد

رقم زد چو نام قزل ارسلان   بود تا کنون ذکر او در زبان

بنام اتابک نامه آمد تمام   ز من نامه باقی بود تو بنام

خدایا تا که سپهر اخضر جلوه گاه شهسوار مهر انور است ابلق تیز خرام ایام در زیر ران دولت و اقبال مدام مستدام سرگرم ورزم باد بحق محمد و آله الامجاد